نصاب عربی

برای

امتحان متریکیولیشن

سنه ۱۹۱۸ ع .

مقرر و منظور فرمودهٔ

ارکین سنڈیکیت کلکته یونیورسیتی

مولفهٔ

ای - ڈینیسن روس پی ایچ - ڈی

کلکته

در مطبع بپتیست مشن پریس طبع شد

سنه ۱۹۱۷ ع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نبذة من القرآن المجيد

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ

اور جب کہا موسیٰ نے اپنے جوان کو میں نہ ہٹونگا جب تک نہ پہنچوں دو دریا کے ملاپ تک

أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا * فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا

یا چلا جاؤں قرنوں - پھر جب پہونچے دونوں دریا کے ملاپ تک بھول گئے اپنی مچھلی

فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا * فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ

پھر اوس نے اپنی راہ کرلی دریا میں سرنگ بنا کر پھر جب آگے چلے کہا موسیٰ نے اپنے جوان کو

آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا * قَالَ

لا ہمارے پاس ہمارا کھانا ہمنے پائی اپنے اس سفر میں تکلیف - بولا

أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ -

وہ دیکھا تونے جب ہمنے جگہہ پکڑی اُس پتھر پاس سو میں بھول گیا مچھلی -

وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ - وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ

اور یہہ مجھکو بھلایا شیطان ہی نے کہ اسکا مذکور کروں - اور وہ کرگئی اپنی راہ

فِي الْبَحْرِ عَجَبًا * قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا

دریا میں عجب طرح - کہا یہی ہے جو ہم چاہتے تھے پھر الٹے پھرے اپنے پیر

قَصَصًا * فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا

پہچانتے - پھر پایا ایک بندہ ہمارے بندوں میں کا جسکو دی تھی ہمنے مہر اپنے پاس سے

وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا * قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ

اور سکھایا تھا اپنے پاس سے اک علم - کہا اوسکو موسی نے کہے تو تیرے ساتھ رہوں

عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا * قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ

اسپر کہ مجھکو سکھاوے کچھہ جو تجھکو سکھائی ہے بھلی راہ - بولا تو نہ سکے گا

مَعِيَ صَبْرًا * وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا *

میرے ساتھہ ٹھیرنا - اور کیونکر ٹھیرے دیکھکر ایک چیز جو تیرے قابو میں اوسکی سمجھہ نہیں -

قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا *

کہا تو پاوے گا اگر اللہ نے چاہا مجھکو ٹھیرنیوالا اور نہ ٹالونگا تیرا کوئي حکم -

قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْئَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ

بولا پھر اگر میرے ساتھہ رہتا ہے تو مت پوچھیو مجھسے کوئي چیز جب تک میں شروع نکروں

لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا * فَانْطَلَقَا - حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ

تیرے آگے اوسکا مذکور - پھر دونوں چلے - یہانتک کہ جب چڑھے ناؤ میں

خَرَقَهَا * قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا * لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا

اوسکو پھاڑ ڈالا - موسی بولا تونے اوسکو پھاڑ ڈالا کہ ڈوباوے اوسکے لوگون کو - تونے کی ایک چیز

اِمْرًا * قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا * قَالَ

انوکھي - بولا میں نے نہ کہا تھا تو نہ سکے گا میرے ساتھہ ٹھیرنا - کہا

لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا * فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى

نہ پکڑ مجھکو میرے بھول پر اور نہ ڈال مجھپر میرا کام مشکل - پھر دونوں چلے یہانتک

اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ - قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ *

کہ ملے ایک لڑکے سے اوسکو مار ڈالا - موسی بولا تونے مار ڈالي ایک جان ستھری بن بدلے کسي جانکے -

لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا * قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ

تونے کي ایک چیز نامعقول - بولا میں نے تجھکو نہ کہا تھا تو نہ سکے گا

مَعِيَ صَبْرًا * قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِيْ *

میرے ساتھہ ٹھیرنا - کہا اگر تجھسے پوچھوں کوئي چیز اسکے پیچھے پھر مجھکو ساتھہ نرکھیو -

قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا * فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةِ

تو اوتار چکا میرے طرف سے الزام - پھر دونوں چلے یہانتک کہ پہونچے ایک گانوںکے لوگوں تک

اِسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا

کھانا چاہا وہاں کے لوگوں سے وہ نہ مانیں کہ انکو مہمان رکھیں پھر پائی اوس میں ایک دیوار

يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ - قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا * قَالَ هٰذَا

گرا چاہتی تھی اوسکو سیدھا کیا - بولا موسیٰ اگر تو چاہتا لیتا اوس پر مزدوری - کہا اب

فِرَاقُ بَيْنِيْ وَ بَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ - بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا *

جدائی ہے میرے اور تیرے بیچ اب جتاتا ہوں تجھکو پھیر ان باتوں کا جس پر تو نہ ٹھیر سکا -

اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ

وہ جو کشتی تھی سو تھی کئی محتاجوں کی محنت کرتے تھے دریا میں سو میں نے چاہا

اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا *

کہ اوس میں نقصان ڈالوں اور اونکے پرے تھا ایک بادشاہ لے لیتا تھا ہر کشتی چھین کر -

وَ اَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَا اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا

اور وہ جو لڑکا تھا سو اوسکے ماں باپ تھے ایمان پر پھر ہم ڈرے کہ اون کو عاجز کرے زبردستی

وَّ كُفْرًا * فَاَرَدْنَا اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ اَقْرَبَ

اور کفر کر کر پھر ہم نے چاہا کہ بدلا دے اون کو اونکا رب اس سے بہتر ستھرائی میں اور لگاؤ رکھتا

رُحْمًا * وَ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ

محبت میں - اور وہ جو دیوار تھی سو دو یتیم لڑکوں کی تھی اوس شہر میں اور تھا اوسکے نیچے

كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا - فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَا اَشُدَّهُمَا

مال گڑا اونکا اور اونکا باپ تھا نیک پھر چاہا تیرے رب نے کہ وہ پہونچیں اپنے زور کو

وَ يَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا - رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ - وَ مَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ -

اور نکالیں اپنا مال گڑا - مہربانی سے تیرے رب کی - اور میں نے یہہ نہیں کیا اپنے حکم سے -

ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا *

یہہ پھیر ہے اون چیزوں کا جن پر تو نہ ٹھیر سکا ؏

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ * اِذْ قَالَ
اور آگے دي تهي هم نے ابراهيم كو اسكي نيك راه اور هم ركهتے هين اُسكي خبر - جب كها اُسنے
لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ * قَالُوْا وَجَدْنَا
اپنے باپ كو اور اپني قوم كو يهه كيا مورتين هين جن پر تم لگے بيٹهے هو - بولے هم نے پايا
اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ * قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ
اپنے باپ دادونكو اُنهين كو پوجتے - بولا مقرر رهے هو تم اور تمهارے باپ دادے
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ * قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ *
صريح غلطي مين - بولے تو هم پاس لايا هے سچي بات يا تو كهلاڑيان كرتا هے -
قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ - وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ
بولا نهين پر رب تمهارا وهي هے رب آسمان اور زمين كا جسنے اونكو بنايا - اور مين اسي بات كا
مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ * وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا
قائل هون - اور قسم هے الله كي مين علاج كرونگا تمهارے بتون كا جب تم جاچكو گے
مُدْبِرِيْنَ * فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ *
پيٹهه پهير كر - پهر كر ڈالا اونكو ٹكڑے مگر ايک بڑا اونكا كه شايد اوس پاس پهر آوين -
قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ * قَالُوْا سَمِعْنَا
كهنے لگے كسنے كيا يهه كام همارے ٹهاكرون سے وه كوئي بے انصاف هے - وه بولے همنے سنا هے
فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ * قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ
ايک جوان اون كو كچهه كهتا هے اوسكو پكارتے هين ابراهيم - وه بولے اوسكو لے آؤ
عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ * قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا
لوگون كے سامنے شايد وه ديكهين - بولے كيا تونے كيا هے يهه همارے ٹهاكرون پر
يٰٓاِبْرٰهِيْمُ * قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ - كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا
اے ابراهيم - بولا نهين پر يهه كيا هے اون كے اس بڑے نے سو اون سے پوچهه لو اگر وه
يَنْطِقُوْنَ * فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ * ثُمَّ نُكِسُوْا
بولتے هين - پهر سوچے اپنے جي مين پهر بولے لوگو تم هي بے انصاف هو پهر اوندهے هو رهے

عَلٰی رُءُوْسِهِمْ - لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَاۤءِ يَنْطِقُوْنَ * قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ

سر ڈالکر - تو تو جانتا ہے جیسا یہہ بولتے ہیں - بولا کیا پھر تم پوجتے ہو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّ لَا يَضُرُّكُمْ اُفٍّ لَّكُمْ

اللہ سے ورے ایسے کو کہ تمہارا کچھہ بھلا کرے اور نہ برا بیزار ہوں میں تم سے

وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ - اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ * قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْا

اور جنکو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا - کیا تمکو بوجھہ نہیں - بولے اوسکو جلاؤ اور مدد کرو

اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ * قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا

اپنے ٹھاکروں کي اگر کچھہ کرتے ہو - ہم نے کہا اے آگ ٹھنڈک ہوجا اور آرام

عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ * وَ اَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ *

ابراهيم پر - اور چاہنے لگے اوسکا برا پھر اونہیں کو ہمنے ڈالا نقصان میں *

وَ نُوْحًا اِذْ نَادٰی مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ

اور نوح کو جب اوس نے پکارا اُس سے پہلے پھر سن لی ہمنے اُس کي پکار سو بچادیا اُسکو

وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ * وَ نَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

اور اوسکے گھر کو بڑي گھبراہٹ سے - اور مدد کي اُسکي اُن لوگوں پر جو جھٹلاتے تھے

بِاٰيٰتِنَا - اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ * وَ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ

ہماري آیتیں - وہ تھے برے لوگ پھر ڈوبایا ہم نے اُن سبکو - اور داؤد اور سلیمان کو

اِذْ يَحْكُمٰنِ فِی الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ -

جب لگے فیصل کرنے کھیتي کا جھگڑا جب روندگئیں تھیں اوسکو رات میں بکریاں ایک لوگوں کي

وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ * فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ - وَ كُلًّا اٰتَيْنَا

اور روبرو تھا ہمارے اُن کا فیصلہ - پھر سمجھا دیا ہم نے وہ فیصلہ سلیمان کو اور دونوں کو دیا تھا ہمنے

حُكْمًا وَّ عِلْمًا - وَّ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَ الطَّيْرَ -

حکم اور سمجھہ - اور تابع کئے ہم نے داؤد کے ساتھہ پہاڑ پڑھا کرتے اور اُڑتے جانور -

وَ كُنَّا فٰعِلِيْنَ * وَ عَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْ بَاْسِكُمْ -

اور ہمنے یہہ کیا تھا - اور اُسکو سکھایا ہمنے بنانا ایک تمہارا پہناوا کہ بچاؤ ہو تم کو تمہاري لڑائي سے -

فَهَلْ أَنْتُمْ شَاكِرُونَ * وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِي بِأَمْرِهٖ

سو کچھہ تم شکر کرتے ہو - اور سلیمان کے تابع کي باؤ جھپکے کي چلتي اوس کے حکم سے

إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بٰرَكْنَا فِيهَا - وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِينَ * وَمِنَ الشَّيٰطِينِ

زمین کي طرف جهان برکت دي هے همنے اور همکوسب چیز کي خبر هے - اور تابع کئے کتنے شیطان

مَنْ يَغُوصُونَ لَهٗ وَيَعْمَلُونَ عَمَلًا دُونَ ذٰلِكَ - وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِينَ *

جو غوطہ لگاتے اوسکے واسطے اور کچھہ کام بناتے اوسکے سوا - اور هم تھے اُن کو تھام رهے -

وَأَيُّوبَ إِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّٰحِمِينَ *

اور ایوب کو جسوقت پکارا اپنے رب کو کہ مجھکو پڑي هے تکلیف اور تو هے سب رحم والوںسے رحم والا -

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّآتَيْنٰهُ أَهْلَهٗ

پھر هم نے سن لي اُسکي پکار سو اُٹھادي جو اوس پر تھي تکلیف اور دیے اوسکے گھر والے

وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِينَ * وَإِسْمٰعِيلَ

اور اُنکے برابر ساتھہ اُن کے اپنے پاس کي مهر سے اور نصیحت بندگي والون کو - اور اسمعیل

وَإِدْرِيسَ وَذَا الْكِفْلِ - كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِينَ * وَأَدْخَلْنٰهُمْ فِي رَحْمَتِنَا

اور ادریس اور ذوالکفل کو یهہ سب هین سهارنے والے - اور لے لیا هم نے اُنکو اپني مهر مین

إِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِينَ * وَذَا النُّونِ إِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ

وہ هین نیک بختون مین - اور مچھلي والے کو جب چلاگیا غصے سے لڑکر پھر سمجھا

أَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ سُبْحٰنَكَ

کہ هم نہ پکڑسکینگے پھر پکارا اُن اندھیرون مین کہ کوئي حاکم نهین سواے تیرے تو بے عیب هے

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِينَ * فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ - وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ -

مین تھا گنهگارون سے - پھر سن لي همنے اُسکي پکار - اور بچادیا اُسکو اُس گھٹنے سے

وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ * وَزَكَرِيَّآ إِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ

اور یون هي هم بچادیتے هین ایمان والون کو - اور زکریا کو جب پکارا اپنے رب کو اے رب

لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِينَ * فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ

نہ چھوڑ مجھکو اکیلا اور تو هے سب سے بهتر وارث - پھر هم نے سن لي اُسکي پکار اور بخشا اوسکو

يَحْيٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ - اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا

يحيي اور چنگي كردي اوس كي عورت وہ لوگ دوڑتے تھے بھلائيون پر اور پكارتے تھے همكو

رَغَبًا وَّ رَهَبًا - وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ *

توقع سے اور ڈر سے - اور تھے همارے آگے دبے *

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ - وَ مَنْ يَّشْكُرْ

اور همنے دي هے لقمان كو عقلمندي كه حق مان الله كا - اور جوكوئي حق مانے گا

فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ - وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ *

تو مانيگا اپنے بهلے كو - اور جو كوئي منكر هوگا تو الله بے پرواہ هے سب خوبيون سراها -

وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ -

اور جب كها لقمان نے اپنے بيٹے كو جب اوسكو سمجهانے لگا اے بيٹے شريك نه ٹهيرائيو الله كا -

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ * وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ -

بيشك شريك بنانا بڑي بے انصافي هے - اور همنے تقيد كيا انسان كو اوسكے مان باپ كيواسطے -

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ

پيٹ مين ركها اوسكو اوسكي مان نے تهك تهك كر اور دودہ چهڑانا اُسكا هے دو برس مين

اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيْكَ - اِلَيَّ الْمَصِيْرُ * وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰى اَنْ

كه حق مان ميرا اور اپنے مان باپ كا - آخر مجهي تك آنا هے - اور اگر وہ دونو تجهسے اڑين اس پر كه

تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِى الدُّنْيَا

شريك مان ميرا جو تجهكو معلوم نهين تو اُنكا كها نه مان اور ساتهه دے اُنكا دنيا مين

مَعْرُوْفًا - وَّ اتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ - ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ

دستور سے - اور راہ چل اُس كي جو رجوع هوا ميريطرف پهر ميريطرف هے تمكو پهر آنا

فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ * يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ

پهر مين جتادونگا تمكو جو كچهه تم كرتے تهے - اے بيٹے اگر كوئي چيز هووے برابر

حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِى السَّمٰوٰتِ اَوْ فِى الْاَرْضِ

رائي كے دانے كے پهر رهے هو كسي پتهر مين يا آسمانون مين يا زمين مين

يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ - إِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ * يٰبُنَيَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ وَأْمُرْ

لا حاضر کرے اسکو الله - بیشک الله چھپے جانتا ھے خبردار - اے بیٹے کھڑي رکھه نماز اور سکھلا

بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا أَصَابَكَ - إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ *

بھلي بات اور منع کر برائي سے اور سهار جو تجھپر پڑے - بیشک یهه هین همت کے کام -

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا - إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

اور اپنے گال نه پھلا لوگون کیطرف اور مت چل زمین پر اِتراتا - بیشک الله کو نهین بهاتا

كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ * وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ - إِنَّ

کوئي اِتراتا بڑائیان کرتا - اورچل بیچ کي چال اور نیچي کر آواز اپني - بیشک

أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ *

بري سے بري آواز گدھون کي آواز ھے *

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ * وَنَجَّيْنٰهُ وَأَهْلَهُ

اور همکو پکارا تھا نوح نے سو کیا خوب پہونچنے والے هین پکارپر - اور بچادیا اوسکو اور اُسکے گھر کو

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ * وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبٰقِيْنَ * وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ

اُس بڑي گھبراهٹ سے - اور رکھي اوسکي اولاد وهي رهجانے والي - اور باقي رکھا اوسپر

فِي الْاٰخِرِيْنَ * سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ * إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي

پچھلے خلق میں - که سلام ھے نوح پر سارے جهان والون مین - هم یون بدلا دیتے هین

الْمُحْسِنِيْنَ * إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ * ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ *

نیکي والون کو - وه ھے همارے ایمان دار بندون مین - پھر ڈوبا دیا همنے دوسرون کو -

وَإِنَّ مِنْ شِيْعَتِهِ لَإِبْرٰهِيْمَ * إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ * إِذْ قَالَ لِأَبِيْهِ

اور اُسیکے راه والون مین ھے ابراهیم - جب آیا اپنے رب پاس لیکر دل نروگا - جب کها اپنے باپ کو

وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ * أَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ *

اور اُسکي قوم کو تم کیا پوجتے هو - کیون جھوٹ بنائے حاکمونکو الله کے سواے چاهتے هو -

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ * فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ * فَقَالَ

پھر کیا خیال کیا ھے تمنے جهان کے صاحب کو - پھر نگاه کي ایکبار تارون مین - پھر کها

اِنِّيْ سَقِيْمٌ * فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ * فَرَاغَ اِلٰى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ
میں بیمار ہوں - پھر الٹے گئے اُس سے پیٹھ دیکر - پھر جا گھسا اُنکے بتوں میں پھر بولا
اَلَا تَاْكُلُوْنَ * مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ * فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ *
تم کیوں نہیں کھاتے - تمکو کیا ہے کہ نہیں بولتے - پھر گھسا اون پر مارتا داھنے ھاتھ سے -
فَاَقْبَلُوْا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ * قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ * وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ
پھر لوگ آئے اوسپر دوڑ کر گھبراتے - بولا کیوں پوجتے ھو جو آپ تراشتے ھو - اور اللہ نے بنایا تمکو
وَمَا تَعْمَلُوْنَ * قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ *
اور جو تم بناتے ھو - بولے چنو اوسکے واسطے ایک چنائی پھر ڈالو اوسکو آگ کی ڈھیر میں -
فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ * وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ
پھر چاھنے لگے اوسپر برا داؤ پھر ھمنے ڈالا انہیں کو نیچے - اور بولا میں جاتا ہوں
اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ * رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ * فَبَشَّرْنٰهُ
اپنے رب کیطرف وہ مجھکو راہ دیگا - اے رب بخش مجھکو کوئی نیک بیٹا - پھر خوشخبری دی ھمنے اُسکو
بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ * فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى
ایک لڑکے کی جو ھوگا تحمل والا - پھر جب پہونچا اُسکے ساتھ دوڑنیکو کہا اے بیٹے میں دیکھتا ھوں
فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى - قَالَ يٰاَبَتِ افْعَلْ
خواب میں کہ تجھکو ذبح کرتا ھوں پھر دیکھ تو کیا دیکھتا ھے - بولا اے باپ کر ڈال
مَا تُؤْمَرُ - سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ * فَلَمَّا
جو تجھکو حکم ھوتا ھے تو مجھکو پاوے گا اگر اللہ نے چاھا سہارنے والا - پھر جب
اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ * وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ *
دونوں نے حکم مانا اور پچھاڑا اُسکو ماتھے کے بل - اور ھمنے اُسکو پکارا یوں کہ اے ابراھیم -
قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا - اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ * اِنَّ هٰذَا لَهُوَ
تونے سچ کر دکھایا خواب - ھم یوں دیتے ھیں بدلا نیکی کرنے والوں کو - بیشک یہی ھے
الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ * وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ * وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ
صریح جانچنا - اور اُسکا بدلا دیا ھمنے ایک جانور ذبح کو بڑا - اور باقی رکھا ھمنے اُسپر

فِي الْاٰخِرِيْنَ * سَلٰمٌ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ * كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ *

پچھلے خلق میں - کہ سلام ہے ابراھیم پر - ہم یون دیتے ھین بدلا نیکی کرنے والونکو -

اِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ * وَ بَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا

وہ ہے ھمارے بندون ایماندار میں - اور خوشخبری دی ھمنے اُسکو اسحق کی جو نبی ھوگا

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ * وَ بٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَ عَلٰى اِسْحٰقَ - وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا

نیک بختون میں - اور برکت دی ھمنے اسپر اور اسحق پر اور دونون کی اولاد میں

مُحْسِنٌ وَّ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ *

نیکی والے ھین اور بدکار بھی ھین اپنے حق میں صریح *

وَ اذْكُرْ عَبْدَنَا اَيُّوْبَ - اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ

اور یاد کر ھمارے بندے ایوب کو - جب پکارا اپنے رب کو کہ مجھکو لگادی شیطان نے

بِنُصْبٍ وَّ عَذَابٍ * اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ - هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ *

ایذا اور تکلیف - لات مار اپنے پاون سے - یہہ چشمہ نکلا نہانیکو ٹھنڈا اور پینے کو -

وَ وَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَ ذِكْرٰى

اور دئے ھمنے اُسکو اُسکے گھر والے اور اُنکے برابر اُنکے ساتھہ اپنی طرف کی مہر سے اور یاد رھنے کو

لِاُولِي الْاَلْبَابِ * وَ خُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَ لَا تَحْنَثْ -

عقل والون کے - اور پکڑ اپنے ھاتھہ میں سینکونکا مٹھا پھر اُس سے مار لے اور قسم میں جھوٹا نہو -

اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا - نِعْمَ الْعَبْدُ - اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ *

ھمنے اوسکو پایا سہارنیوالا - بہت خوب بندہ - وہ ہے رجوع رھنے والا *

[تم الانتخاب من القرآن المجید]

من الكتاب المسمّى بالف ليلة و ليلة

الحمد لله الذي خلق السّموات و الارض - و انبت الاشجار - و اجرى الانهار - و خلق الوحوش و الاطيار - و الجنّة و النار - و هو الّذي خلق كل شيءٍ - ورزق كل حي - و لا يخفى عليه شيءٌ و هو على كل شيءٍ قدير - وهو الذي رفع السّموات بغير عماد - وبسط الارض و المهاد - و جعل الجبال اوتاد - و انبع الماء من الصخر الجماد - و الصلوة على رسوله الذي اختصّ بافصح البيان و فصّل الخطاب - و تكلّم بابلغ التّبيان و نطق بالصواب *

حكاية وزير الملك يونان و الحكيم رويان

روي انه كان في قديم الزمان و سالف العصر و الاوان في مدينة الفرس و ارض رومان ملك يقال له الملك يونان و كان ذا مال و جنود و باس و اعوان من سائر الاجناس - و كان في جسده برص قد عجزت فيه الاطباء و الحكماء و لم ينفعه منهم شرب ادوية و لا سفوف و لا دهان - و لم يقدر احد من الاطّباء انْ يداويه و كان قد دخل مدينة الملك يونان حكيم كبير طاعن في السّن يقال له الحكيم رويان و كان عارفًا بالكتب اليونانيّة و الفارسيّة و الرّوميّة و العربيّة و السّريانيّة و علم الطب و النّجوم و عالما باصول حكمتها و قواعد امورها من منفعتها و مضرّتها و عالماً بخواص النباتات و الحشايش و الاعشاب المضرّة و النّافعة قد عرف علم الفلاسفة و حاز جميع العلوم الطبيّة و غيرها - ثم انّ الحكيم لمّا دخل المدينة و اقام بها ايّاماً قلائل سمع خبر الملك و ما جرى له في بدنه من البرص الذي ابتلاه الله به و قد عجزت

من مداواته الاطبّاء و اهل العلوم - فلما بلغ ذلک الحکيم بات مشغولاً فلمّا
اصبح الصباح و اضاء بنوره و لاح و سلمت الشمس على زين الملاح لبس افخر
ثيابه و دخل على الملک يونان و قبل الارض و دعا له بدوام العزّ و النّعم
و احسن ما به تكلم و اعلمه بنفسه فقال ايّها الملک بلغني ما اعتراک من
هذا الذّي في جسدک و ان كثيرا من الاطبّاء لم يعرفوا الحيلة في زواله
و ها انا اداويک ايّها الملک و لا اسقيک دواء و لا ادهنک بدهن فلمّا سمع
الملک يونان كلامه تعجب و قال له كيف تفعل فو الله ان ابرأتني اغنيک
لولد الولد و انعم عليک و كل ما نتمناه فهو لک - و تكون نديمي و حبيبي ثم
انّه خلع عليه و احسن اليه و قال له اتبرئني من هذا المرض بلا دواء
و لا دهان - قال نعم ابرئک بلا مشقة في جسدک - فتعجب الملک غاية
العجب و قال له ايها الحكيم الذي ذكرته لي يكون في ايّ الاوقات و في
ايّ الايّام فاسرع به يا ولدي - قال له سمعاً و طاعةً - ثمّ نزل من عند الملک
و اكترى له بيتا و حط فيه كتبه و ادويته و عقاقيره - ثم استخرج الادوية و العقاقير
و جعل منها صولجانا و جوّفه و عمل له قصبة و صنع له كرة بمعرفته - فلمّا صنع
الجميع وَ فرغ منها طَلَعَ اِلى الْمَلک فی اَلْيَوْم الثاني وَ دَخل عَلَيْه وَ قَبَّلَ
اَلْاَرض بَيْنَ يَدَيْهِ وَ اَمَرَهُ اَنْ يَرْكَبَ اِلى الْمَيْدَانِ وَ اَنْ يَلْعَبَ بِالْكُرة وَ الصَّوْلَجانِ
وَ كان مَعَهُ اَلْاُمَراء وَ الْحُجّاب و الوزراء وَ اَرْبَابُ الدَّوْلة فما اسْتَقَرّ بِه الجلوس
في المَيْدان حتّى دَخلَ عَلَيْه الحكيم رويان و ناوله الصولجان وَ قالَ له خُذْ
هٰذا الصَّولَجان و اقبض عليه مِثْل هٰذه القبضة و امش فی الميدان و اضرب
بِهِ الكُرَة بقوتک حتّى يعرق كفک و جسدک فينفذ الدواء من كفک فيسري
فی سائر جسدک فاذا فرغت و اثر الدواء فيک فارجعْ الى قصرک و ادخل
بعد ذلک الحمام و اغتسل و نم فقد برئت و السلام فعند ذٰلک اخذ الملک
يونان ذلک الصولجان من الحكيم و امسكه بيده و ركب الجواد و رميت الكرة

بين يديه و ساق خلفها حتّى لحقها وضربها بقوة و هُوَ قابض بكفّه على قصبة الصولجان وما زال يضرب به الكرة حتى عَرق كفه و سائر بدنه و سرى به الدواء من القبضة و عرف الحكيم رويان الدواء سرى في جسده فامره بالرجوع الى قصره و ان يدخل الحمام من ساعته - فرجع الملك يونان من وقته و امران يخلوا له الحمام فاخلوه له و تسارعت الفراشون و تسابقت المماليك و اعدّوا للملك قماشه و دخل الحمام و اغتسل غسلاً جيداً و لبس ثيابه داخل الحمام ثم خرج منه و ركب الى قصره و نام فيه - هذا ما كان من امر الملك يونان و اما ما كان من امر الحكيم رويان فانه رجع الى داره و بات فلما اصبح الصباح طلع الى الملك و استأذن عليه فاذن له في الدخول فدخل و قبّل الارض بين يديه و اشار الى الملك بهذه الابيات *

زهت الفصاحة اذ دعيت لها ابا * و اذا دعت يوما سواك لها ابى
يا صاحب الوجه الذي انواره * تمحو من الخطب الكريه غياهبا
ما زال وجهك مشرقا متهللا * كي لا نرى وجه الزمان مقطبا
او ليتني من فضلك المنن آلتي * فعلت بنا فعل السحاب مع الرّبا
و صرفت جل المال في طلب العلا * حتى بلغت من الزمان مآربا

فلما فرغ من شعره نهض الملك قائما على قدميه و عانقه و اجلسه بجنبه و خلع عليه الخلع السنية و لما خرج الملك من الحمام نظر الى جسده فلم يجد فيه شيئاً من البرص و صار جسده نقيا مثل الفضة البيضاء ففرح بذلك غاية الفرح و اتسع صدره و انشرح فلما اصبح الصباح دخل الديوان و جلس على سرير ملكه و دخلت عليه الحجاب و اكابر الدولة و دخل عليه الحكيم رويان فلما رآه قام اليه مسرعا و اجلسه بجانبه و اذا بموائد الطعام قد مدّت فاكل صحبته و ما زال عنده ينادمه طول نهاره فلما اقبل الليل اعطى الحكيم الفى دينار غير الخلع و الهدايا و اركبه جواده و انصرف الى داره و الملك يونان يتعجب من صنعه و يقول هذا داواني من ظاهر جسدي و لم يدهني بدهان فو الله ما هذه

الا حكمة بالغة فيجب عليَّ لهذا الرجل الانعام و الاكرام و ان اتخذه جليسا و انيسا مدى الزمان و بات الملك يونان مسرورا فرحانا بصحة جسمه و خلاصه من مرضه فلما اصبح خرج الملك و جلس على كرسيه و وقفت ارباب دولته بين يديه و جلست الامراء والوزراء على يمينه و يساره ثم طلب الحكيم رويان فدخل عليه و قبل الارض بين يديه فقام له الملك و اجلسه بجانبه و كل معه و حياه و خلع عليه و اعطاه و لم يزل يتحدّث معه الى ان اقبل الليل فرسم له بخمس خلع و الف دينار ثم انصرف الحكيم الى داره و هو شاكر للملك فلما اصبح الصباح خرج الملك الى الديوان و قد احدقت به الامراء و الوزراء و الحجاب و كان له وزير من وزرائه بشع المنظر نحس الطالع لئيم بخيل حسود مجبول على الحسد و المقت فلما رأى ذلك الوزير ان الملك قرّب الحكيم رويان و اعطاه هذا الانعام حسده عليه و اضمر له الشر كما قيل فى المعنى ما خلا جسد من حسد و قيل فى المعنى الظلم كمين فى النفس القوة تظهره و العجز يخفيه ثم ان الوزير تقدم الى الملك يونان و قبل الارض بين يديه و قال له يا ملك العصر و الاوان انت الذي شمل الناس احسانك و لك عندي نصيحة عظيمة فان اخفيتها عنك اكون ولد الكلب فان امرتني ان ابديها ابديتها لك فقال الملك و قد ازعجه كلام الوزير و ما نصيحتك فقال ايها الملك الجليل قد قالت القدماء من لم ينظر فى العواقب ما الدهر له بصاحب و قد رأيت الملك على غير صواب حيث انعم على عدوه و على من يطلب زوال ملكه و قد احسن اليه و اكرمه غاية الاكرام و قربه غاية القرب و انا اخشي على الملك من ذلك فانزعج الملك و تغير لونه و قال له من الذي تزعم انه عدوي و احسن اليه فقال له ايها الملك ان كنت نائما فاستيقظ فانا اشير الى الحكيم رويان فقال له الملك ان هذا صديقي و هو اعز الناس عندي لانه داواني بشيء قبضته بيدي و ابرأني من مرضى الذي عجزت فيه الاطباء و هو لا يوجد مثله في هذا الزمان فى الدنيا غربا و شرقا فكيف انت

تقول عليه هذا المقال و انا من هذا اليوم ارتب له الجوامك و الجرايات و اعمل له في كل شهر الف دينار و لو قاسمته في ملكي لكان قليلا عليه و ما اظن انك تقول ذلك الا حسدا كما بلغني عن الملك السندباد فتريد ان اقتله وبعد ذلك اندم كما ندم الملك السندباد على قتل الباز فقال الوزير و كيف كان ذلك فقال الملك *

حكاية الملك السند و الباز

ذكر انه كان ملك من ملوك الفرس يحب الفرجة و التنزّه و الصيد و القنص و كان له باز ربّاه و لا يفارقه ليلا و لا نهارا و يبيت طول الليل حامله على يده و اذا طلع الى الصيد ياخذه معه و هو عامل له طاسة من الذهب معلقة في رقبته يسقيه منها فبينما الملك جالس و اذا بالوكيل على طير الصيد يقول يا ملك الزمان هذا اوان الخروج الى الصيد فاستعد الملك للخروج و اخذ البازي على يده و ساروا الى ان وصلوا الى واد و نصبوا شبكة الصيد و اذا بغزالة وقعت في تلك الشبكة فقال الملك كل من فاتت الغزالة من جهته قتلته فضيقوا عليها حلقة الصيد و اذا بالغزالة اقبلت على الملك و ثبتت على رجليها و حطت يديها على صدرها كانها تقبل الارض للملك فطأطا الملك للغزالة ففرت من فوق دماغه و راحت الى البر فالتفت الملك الى العسكر فرآهم يتغامزون عليه فقال يا وزير ما ذا يقول العساكر فقال يقولون انك قلت كل من فاتت الغزالة من جهته يقتل فقال الملك و حياة رأسي لاتبعها حتى اجي بها ثم طلع الملك في اثر الغزالة و لم يزل وراءها و صار البازي يلطشها على عينيها الى ان اعماها و دوخها فسحب الملك دبوسا و ضربها فقتلها و نزل فذبحها و سلخها و علقها في قربوس السرج و كانت ساعة حرّ و كان المكان قفرا لم يوجد فيه ماء فعطش الملك وعطش الحصان فالتفت الملك فرأى شجرة ينزل منها ماء مثل السمن و كان الملك لابساً في كفه

جلدا فاخذ الطاسة من رقبة البازي و ملأها من ذلك الماء و وضع الماء قدّامه و اذا بالبازي لطش الطاسة فقلبها فاخذ الملك الطاسة ثانياً و ملاها و ظن ان البازي عطشان فوضعها قدامه فلطشها ثانياً و قلبها فغضب الملك من البازي و اخذ الطاسة ثالثاً و قدّمها للحصان فقلبها البازي بجناحه فقال الملك الله يخيبك يا اشأم الطيور احرمتني من الشرب و احرمت نفسك و احرمت الحصان ثم ضرب البازي بالسيف فرمى اجنحته فصار البازي يقيم رأسه و يقول بالاشارة انظر الذي فوق الشجرة فرفع الملك عينه فرأى فوق الشجرة حية و الذي يسيل سمها فندم الملك على قص اجنحة البازي ثم قام وركب حصانه و سار و معه الغزالة حتى وصل الى مكانه الاول فالقى الغزالة الى الطباخ و قال له خذها و اطبخها ثم جلس الملك على الكرسي و البازي على يده فشهق البازي و مات فصاح الملك حزناً و اسفاً على قتل البازي حيث خلصه من الهلاك و هذا ما كان من حديث الملك السندباد فلما سمع الوزير كلام الملك يونان قال له ايها الملك العظيم الشان و ما الذي فعلته من الضرورة و رأيت منه سوأ انما افعل معك هذا شفقة عليك و ستعلم صحة ذلك فان قبلت مني نجوت و الا هلكت كما هلك وزير كان احتال على ابن ملك من الملوك قال الملك يونان و كيف كان ذلك قال الوزير *

حكاية الوزير المحتال

اعلم ايّها الملك السعيد انه كان لبعض الملوك ولد مولع بالصيد و القنص و كان له وزير فامر الملك ذلك الوزير ان يكون مع ابنه اينما توجه فخرج يوماً من الايام الى الصيد و القنص و خرج معه وزير ابيه فسارو جميعاً فنظرا الى وحش كبير فقال الوزير لابن الملك دونك هذا الوحش فاطلبه فقصده ابن الملك حتى غاب عن العين و غاب عنه الوحش فى البرية و تحير ابن الملك فلم يعرف اين يذهب و اذا بجارية على رأس الطريق و هي تبكي فقال لها ابن الملك من انت قالت بنت ملك من ملوك الهند و كنت فى

البرية فادركني النعاس فوقعت من فوق الدابة ولم اعلم بنفسي فصرت منقطعة حائرة فلما سمع ابن الملك كلامها رقّ لحالها و حملها على ظهر دابته و اردفها و سار حتى مرّ بجزيرة فقالت له الجارية يا سيدي اريد ان ازيل ضرورة فانزلها الى الجزيرة ثم تعوقت فاستبطأها فدخل خلفها و هي لا تعلم به فاذا هي غولة وهي تقول لاولادها يا اولادي قد اتيتكم اليوم بغلام سمين فقالوا لها ائتينا به يا امنا نأكله في بطوننا فلما سمع ابن الملك كلامهم ايقن بالهلاك و ارتعدت فرائصه وخشي على نفسه و رجع فخرجت الغولة فرأته كالخائف الوجل و هو يرتعد فقالت له ما بالك خائفا فقال لها ان لي عدواً و انا خائف منه فقالت الغولة انك تقول انا ابن الملك قال لها نعم قالت له ما لك لا تعطي عدوّك شيأ من المال فترضيه به فقال لها انه لا يرضى بمال و لا يرضى الا بالروح و انا خائف منه و انا رجل مظلوم فقالت له ان كنت مظلوماً كما تزعم فاستعن بالله عليه فانه يكفيك شره و شر جميع ما تخافه فرفع ابن الملك رأسه الى السماء و قال يا من يجيب المضطرّ اذا دعاه و يكشف السوء انصرني على عدوّي و اصرفه عني انك على ما تشاء قدير- فلما سمعت الغولة دعاءه انصرفت عنه و انصرف ابن الملك الى ابيه و حدثه بحديث الوزير وادعى الملك بالوزير و قتله و انت ايها الملك متى أمنت لهذا الحكيم قتلك اقبح القتلات و ان كنت احسنت اليه و قربته منك فانه يدبر في هلاكك اما ترى انه ابرأك من المرض من ظاهر الجسد بشيء امسكته بيدك فلا تأمن يهلك بشيء تمسكه ايضاً فقال الملك يونان صدقت فقد يكون كما ذكرت ايها الوزير الناصح فلعل هذا الحكيم اتي جاسوسا في طلب هلاكي و اذا كان ابرأني بشيء امسكته بيدي فانه يقدر ان يهلكني بشيء اشمه ثم ان الملك يونان قال لوزيره ايها الوزير كيف العمل فيه فقال له الوزير ارسل اليه في هذا الوقت و اطلبه فان حضر فاضرب عنقه فتكفي شره و تستريح منه و اغدر به قبل ان يغدر بك فقال الملك يونان صدقت ايها الوزير ثم ان الملك ارسل الى

الحكيم فحضر وهو فرحان ولا يعلم ما قدره الرحمن كمال قال بعضهم فى المعنى *

يا خائفاً من دهره كن آمنا * وكل الامور الى الذي بسط الثرى
ان المقدّر كائن لا ينمحي * ولك الامان من الذي ما قدّرا

و انشد الحكيم مخاطبا للملك قول الشاعر

اذا لم اقم يوماً لحقك بالشكر * فقل لي لمن اعددت نظمي مع النثر
لقد جدت لي قبل السوال بأنعم * اتتني بلا مطل لديك ولا عذر
فما لي لا اعطي ثناءك حقه * واثني على علياك فى السرّ والجهر
ساشكر ما اوليتني من صنائع * يخف لها فمي وان اثقلت ظهري

و ايضاً في المعنى

كن عن همومك معرضا * وكل الامور الى القضا
و ابشر بخير عاجل * تنسي به ما قد مضى
فلرب امر مسخط * لك في عواقبه رضى
الله يفعل ما يشاء * فلا تكن متعرضا

و ايضاً فى المعنى

سلم أمورك للحكيم العالم * وارح فؤادك من جميع العالم
و اعلم بان الامر ليس كما تشا * بل ما يشاء الله احكم حاكم

و ايضا فى المعنى

لا تبتئس وانس الهموم جميعها * ان الهموم تزيل لب الحازم
لا ينفع التدبير عبداً عاجزاً * فاتركه تسلم في نعيم دائم

فلما حضر الحكيم رويان قال له الملك أتعلم لماذا احضرتك فقال الحكيم لا يعلم الغيب الا الله تعالى فقال له الملك احضرتك لاقتلك واعدمك روحك فتعجب الحكيم رويان من تلك المقالة غاية العجب وقال ايها الملك لماذا تقتلني

و اي ذنب بدأ مني فقال له الملك قد قيل لي انك جاسوس و قد اتيت لتقتلني و ها انا اقتلك قبل ان تقتلني ثم ان الملك صاح على السياف و قال له اضرب رقبة هذا الغدار و ارحنا من شره فقال الحكيم ابقني يبقك الله و لا تقتلني يقتلك الله ثم انه كرر عليه القول فقال الملك يونان للحكيم رويان اني لا آمن الا ان قتلك ابرأتني بشيء امسكته بيدي فلا آمن ان تقتلني بشيء اشمه او غير ذلك فقال الحكيم ايها الملك هذا جزائي منك تقابل المليح بالقبيح فقال الملك لابدّ من قتلك من غير مهلة فلما تحقق الحكيم ان الملك قاتله و لامحالة بكى و تأسف على ما صنع من الجميل مع غير اهله كما قيل فى المعنى *

ميمونة من سمات العقل عارية * لكن ابوها من الالباب قد خلقا

لم يمش في يابس يوما ولا وحل * الا بنور هداه يتقي الزلقا

و بعد ذلك تقدم السياف و غمي عينيه و شهر سيفه و قال ائذن و الحكيم يبكي و يقول للملك ابقني يبقك الله و لا تقتلني يقتلك الله و انشد قول الشاعر

نصحت فلم افلح وغشوا فافلحوا * فاوقعني نصحي بدار هوان

فان عشت لم انصح وان مت فانع لي * ذوى النصح من بعدي بكل لسان

ثم ان الحكيم قال للملك أيكون هذا جزائي منك فتجازيني مجازة التمساح قال الملك و ما حكاية التمساح فقال الحكيم لا يمكنني ان اقولها و انا في هذا الحال فبالله عليك ابقني يبقك الله ثم ان الحكيم بكى بكاءً شديداً فقام بعض خواص الملك و قال ايها الملك هب لي دم هذا الحكيم لاننا ما رأيناه فعل معك ذنباً و ما رأيناه الا ابرأك من مرضك الذي اعيا الاطباء و الحكماء فقال لهم الملك لم تعرفوا سبب قتلي لهذا الحكيم و ذلك لاني ان ابقيته فانا هالك لامحالة و من ابرأني من المرض الذي كان بي بشيء امسكته بيدي فيمكن ان يقتلني بشيء اشمه فانا اخاف ان يقتلني و ياخذ علي جعالة لانه ربما كان جاسوساً و ما جاء الا ليقتلني فلابدّ من قتله و بعد

ذلك آمن على نفسي فقال الحكيم ابقني يبقك الله و لا تقتلني يقتلك الله فلما تحقق الحكيم ان الملك قاتله و لامحالة قال ايها الملك ان كان لابد من قتلي فامهلني حتى انزل الى داري فاخلص نفسي و اوصى اهلي و جيراني ان يدفنوني و اهبّ كتب الطب و عندي كتاب خاص الخاص اهبه لك هدية تدّخره في خزانتك فقال الملك للحكيم و ما هذا الكتاب قال فيه شيء لا يحصى و اقل ما فيه من الاسرار انك اذا قطعت رأسي و فتحته و عددت ثلاث ورقات ثم تقرأ ثلاثة اسطر من الصحيفة التي على يسارك فان الراس تكلمك و تجاوبك عن جميع ما سالتها عنه فتعجب الملك غاية العجب و اهتز من الطرب و قال له ايها الحكيم و هل اذا قطعت رأسك تكلمت فقال نعم ايها الملك و هذا امر عجيب ثم ان الملك ارسله مع المحافظة عليه فنزل الحكيم الى داره و قضى اشغاله في ذلك اليوم و في الثاني ثم طلع الحكيم الى الديوان و طلعت الامراء و الوزراء و الحجاب و النواب و ارباب الدولة جميعا و صار الديوان كزهر البستان و اذا بالحكيم دخل الديوان و وقف قدّام الملك و معه كتاب عتيق و مكحلة فيها ذرور و جلس و قال ائتوني بطبق و كبّ فيه الذرور و فرشه و قال ايها الملك خذ هذا الكتاب و لا تعمل به حتى تقطع رأسي فاذا قطعتها فاجعلها في ذلك الطبق و امر بكبسها على ذلك الذرور فاذا فعلت ذلك فان دمها ينقطع ثم افتح الكتاب ففتحه الملك فوجده ملصوقا فحط اصبعه في فمه و بله بريقه و فتح اوّل ورقة و الثانية و الثالثة و الورق ما ينفتح الا بجهد ففتح الملك ستّ ورقات و نظر فيها فلم يجد فيها كتابة فقال الملك ايها الحكيم ما فيه شيء مكتوب فقال الحكيم قلب زيادة على ذلك فقلب فيه زيادة فلم يكن الا قليلا من الزمان حتى سرى فيه السم لوقته و ساعته فان الكتاب كان مسموما فعند ذلك تزحزح الملك و صاح و قال قد سرى فيّ السم فانشد الحكيم رويان يقول *

تحكموا فاستطالوا في حكومتهم * و عن قليل كأنّ الحكم لم يكن
لو انصفوا انصفوا لكن بغوا فبغى * عليهـــم الدهر بالآفات و المحن

و اصبحوا و لسان الحال ينشدهم * هذا بذاک و لا عتب على الزمن

فلما فرغ الحكيم رويان من كلامه سقط الملک ميتاً من وقته فكان هذا جزاء سوء عمله ما اصابكم من مصيبة فبما كسبت ايديكم و يعفو عن كثير *

حكايات السندباد

قالت بلغني انه كان في زمن الخليفة امير المؤمنين هارون الرشيد بمدينة بغداد رجل يقال له السندباد الحمّال - و كان رجلا فقير الحال - يحمل باجرته على رأسه - فاتفق له انه حمل في يوم من الايام حملة ثقيلة - و كان ذلک اليوم شديد الحر - فتعب من تلک الحملة - و عرق و اشتد عليه الحر - فمر على باب رجل تاجر قدامه كنس و رش و هناک هواء معتدل - و كان بجانب الباب مصطبة عريضة - فحط الحمّال حملته على تلک المصطبة - ليستريح و يشم الهواء - و ادرک شهرزاد الصباح - فسكتت عن الكلام المباح *

(فلما كانت الليلة السابعة و الثلاثون بعد الخمسمائة) قالت بلغني ايها الملک السعيد ان الحمّال لما حط حملته على تلک المصطبة ليستريح و يشم الهواء - خرج عليه من ذلک الباب نسيم رائق و رائحة ذكية - فاستلذ الحمال لذلک و جلس على جانب المصطبة - فسمع في ذلک المكان نغم اوتار و عود و اصوات مطربة - و انواع انشاد معربة - و سمع ايضاً اصوات طيور تناغي و تسبح الله تعالى باختلاف الاصوات و سائر اللغات من قماري و هزار و شحارير و بلبل و فاخت و كروان - فعند ذلک تعجب في نفسه و طرب طربا شديداً - فتقدم الى ذلک فوجد داخل البيت بستاناً عظيماً - و نظر فيه غلماناً و عبيداً و خدماً و حشماً و شيئاً لا يوجد الا عند الملوک و السلاطين - و بعد ذلک هبت عليه رائحة اطعمة طيبة ذكية من جميع الالوان المختلفة و الشراب الطيب - فرفع طرفه الى السماء و قال - سبحانک يا رب يا خالق يا رزاق ترزق من تشاء بغير حساب - اللهم اني استغفرک من جميع الذنوب - و اتوب اليک من العيوب - يا رب لا اعتراض عليک

في حكمك و قدرتك فانك لا تسأل عما تفعل و انت علي كل شي قدير- سبحانك تغني من تشاء و تفقر من تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء - لا اله الا انت ما اعظم شانك و ما اقوي سلطانك و ما احسن تدبيرك - قد انعمت علي من تشاء من عبادك - فهذا المكان صاحبه في غاية النعمة و هو متلذذ بالروائح اللطيفة و المآكل اللذيذة و المشارب الفاخرة في سائر الصفات . و قد حكمت في خلقك بما تريد و ما قدرته عليهم - فمنهم تعبان و منهم مستريح و منهم سعيد و منهم من هو مثلي في غاية التعب و الذل * ثم اراد ان يحمل حملته و يسير - اذ قد طلع عليه من ذلك الباب غلام صغير السن حسن الوجه مليح القد فاخر الملابس - فقبض علي يد الحمال و قال له ادخل و كلم سيدي فانه يدعوك . فاراد الحمال الامتناع من الدخول مع الغلام - فلم يقدر علي ذلك - فحط حملته عند البواب في دهليز المكان و دخل مع الغلام داخل الدار. فوجد داراً مليحة و عليها أنس و وقار- و نظر الي مجلس عظيم - فنظر فيه من السادات الكرام و الموالي العظام - و فيه من جميع اصناف الزهر و جميع اصناف المشموم - و من انواع النقل و الفواكه و شي كثير من اصناف الاطعمة النفيسة - و فيه مشروب من خواص دوالي الكروم - و فيه آلات السماع و الطرب من اصناف الجواري الحسان - كل منهم في مقامه علي حسب الترتيب - و في صدر ذلك المجلس رجل عظيم محترم و قد لكزه الشيب في عوارضه و هو مليح الصورة حسن المنظر و عليه هيبة و قار و عز و افتخار . فعند ذلك بهت السندباد الحمال و قال في نفسه و الله ان هذا المكان من بقع الجنان - او انه يكون قصر ملك او سلطان - ثم تأدب و سلم عليهم و دعا لهم و قبل الارض بين ايديهم و وقف و هو منكس رأسه . و ادرك شهرزاد الصباح - فسكتت عن الكلام المباح *

(فلما كانت الليلة الثامنة و الثلثون بعد الخمسمائة قالت بلغني. ايها الملك السعيد ان السندباد الحمال لما قبل الارض بين ايديهم و وقف و هو منكس الراس متخشع - فأذن له صاحب المكان بالجلوس . فجلس

و قد قربه اليه و صار يؤانسه بالكلام و يرحب به - ثم انه قدم له شيئًا من انواع الطعام المفتخر الطيب النفيس - فتقدم السندباد الحمال و سمى و اكل حتى اكتفى و شبع و قال : الحمد لله على كل حال . ثمّ انه غسل يديه و شكرهم على ذلك . فقال صاحب المكان مرحبا بك و نهارك مبارك فما يكون اسمك و ما تعاني من الصنائع ؟ فقال له يا سيدي اسمي السندباد الحمال و انا احمل على رأسي اسباب الناس بالاجرة . فتبسم صاحب المكان و قال له : اعلم يا حمال ان اسمك مثل اسمي فانا السندباد البحري - و لكن يا حمال قصدي ان تسمعني الابيات التي كنت تنشدها و انت على الباب . فاستحيا الحمال و قال له بالله عليك لا تؤاخذني فان التعب و المشقة و قلة ما في اليد تعلم الانسان قلة الادب و السفه . فقال له لا تستحي فانت صرت اخي فانشد الابيات فانها أعجبتني لما سمعتها منك و انت تنشدها على الباب . فعند ذلك انشده الحمّال تلك الابيات - فأعجبته و طرب لسماعها - و قال له يا حمال اعلم ان لي قصة عجيبة و سوف اخبرك بجميع ما صار لي و ما جرى لي من قبل ان اصير الى هذه السعادة و اجلس في هذا المكان الذي تراني فيه - فاني ما وصلت الى هذه السعادة و هذا المكان الا بعد تعب شديد و مشقة عظيمة و اهوال كثيرة - و كم قاسيت في الزمن الاول من التعب و النصب . و قد سافرت سبع سفرات و كل سفرة لها حكاية عجيبة تحير الفكر - و كل ذلك بالقضاء و القدر - و ليس من المكتوب مفر و لا مهرب *

الحكاية الاولى من حكايات السندباد البحري و هى اول السفرات

اعلموا يا سادة يا كرام انه كان لي اب تاجر - و كان من اكابر الناس و التجار و كان عنده مال كثير و نوال جزيل - و قد مات و انا ولد صغير و خلف لي مالا و عقارا و ضياعا . فلما كبرت وضعت يدي على الجميع و قد اكلت اكلا مليحاً و شربت شربا مليحا و عاشرت الشباب و تجملت بلبس

الثياب - و مشيت مع الخلان و الاصحاب - و اعتقدت ان ذلك يدوم لي و ينفعني . و لم ازل على هذه الحالة مدة من الزمان . ثم اني رجعت الى عقلي و افقت من غفلتي - فوجدت مالي قد مال - و حالي قد حال . و قد ذهب جميع ما كان معي - و لم استفق لنفسي الا و انا مرعوب مدهوش - و قد تفكرت حكاية كنت اسمعها سابقا و هي حكاية سيدنا سليمان بن داؤد عليهما السلام في قوله - ثلاثة خير من ثلاثة - يوم الممات خير من يوم الولادة . وكلب حي خير من سبع ميت - و القبر خير من القصر . ثم اني قمت و جمعت ما كان عندي من اثاث و ملبوس - و بعته ثم بعت عقاري و جميع ما تملك يدي - فجمعت ثلاثة آلاف درهم - و قد خطر ببالي السفر الى بلاد الناس و تذكرت كلام بعض الشعراء حيث قال : * شعر *

بِقَدْرِ الْكَدِّ تُكْتَسَبُ الْمَعَالِيْ * وَ مَنْ طَلَبَ الْعُلَا سَهِرَ اللَّيَالِيْ

يَغُوْصُ الْبَحْرَ مَنْ طَلَبَ اللَّآلِيَ * وَ يُحْظَى بِالسِّيَادَةِ وَ النَّوَالِ

وَ مَنْ طَلَبَ الْعُلَا مِنْ غَيْرِ كَدٍّ * اَضَاعَ الْعُمْرَ فِيْ طَلَبِ الْمُحَالِ

فعند ذلك هممت فقمت و اشتريت لي بضاعة و متاعا و اسبابا و شيئاً من اغراض السفر - و قد سمحت لي نفسي بالسفر في البحر . فنزلت المركب و انحدرت الى مدينة البصرة مع جماعة من التجار - و سرنا في البحر مدة ايام و ليالي - و قد مررنا بجزيرة بعد جزيرة و من بحر الى بحر و من بر الى بر - و في كل مكان مررنا به نبيع و نشتري و نقايض بالبضائع فيه . و قد انطلقنا في سير البحر الى ان وصلنا الى جزيرة كانها روضة من رياض الجنة . فارسى بنا صاحب المركب على تلك الجزيرة و رمى مراسيها و مد السقالة . فنزل جميع من كان في المركب في تلك الجزيرة - و قد عملوا لهم كوانين و اوقدوا فيها النار و اختلفت اشغالهم . فمنهم من صار يطبخ - و منهم من صار يغسل - و منهم من صار يتفرج - و كنت انا من جملة

المتفرجين في جوانب الجزيرة . و قد اجتمعت الركاب على اكل و شرب و لهو و لعب . فبينما نحن على هذه الحالة - و اذا بصاحب المركب واقف على جانبها و صاح بأعلى صوته : يا ركاب السلامة - اسرعوا و اطلعوا الى المركب و بادروا الى الطلوع و اتركوا اسبابكم و اهربوا بارواحكم و فوزوا بسلامة انفسكم من الهلاك : فان هذه الجزيرة التي أنتم عليها ما هي جزيرة و انما هي سمكة كبيرة رست في وسط البحر فبنى عليها الرمل . فصارت مثل الجزيرة و قد نبتت عليها الاشجار من قديم الزمان - فلما اوقدتم عليها النار احست بالسخونة فتحركت - و في هذا الوقت تنزل بكم في البحر فتغرقون جميعا - فاطلبوا النجاة لانفسكم قبل الهلاك . و ادرك شهرزاد الصباح فسكتت عن الكلام المباح *

(فلما كانت الليلة التاسعة و الثلاثون بعد الخمسمائة) قالت بلغني أيها الملك السعيد ان رئيس المركب لما صاح على الركاب و قال لهم : اطلبوا النجاة لانفسكم قبل الهلاك و اتركوا الاسباب - و سمع الركاب كلام ذلك الرئيس اسرعوا و بادروا بالطلوع الى المركب - تركوا الاسباب و حوائجهم و دستوتهم و كوانينهم - فمنهم من لحق المركب و منهم من لم يلحقها . و قد تحركت تلك الجزيرة و نزلت الى قرار البحر بجميع ما كان عليها - و انطبق عليها البحر العجاج المتلاطم بالامواج . و كنت انا من جملة من تخلف فى الجزيرة - فغرقت فى البحر مع جملة من غرق - و لكن الله تعالى انقذني و نجاني من الغرق و رزقني بقصعة خشب كبيرة من القصع التي كانوا يغسلون فيها . فمسكتها بيدي و ركبتها من حلاوة الروح - و رفست فى الماء برجلي مثل المجاذيف - و الامواج تلعب بي يمينا و شمالا - و قد نشر الرئيس قلاع المركب و سافر بالذين طلع بهم فى المركب - و لم يلتفت لمن غرق منهم . و ما زلت انظر الى تلك المركب حتى خفيت عن عيني - و ايقنت بالهلاك و دخل على الليل و انا على هذه الحالة - فمكثت على ما انا فيه يوماً و ليلة

و قد ساعدني الريح و الامواج الى ان رست بي تحت جزيرة عالية - و فيها اشجار مظلة على البحر فمسكت فرعاً من شجرة عالية و تعلقت به بعد ما اشرفت على الهلاك و تمسكت به الى ان طلعت الى الجزيرة - فوجدت في رجلي خذلا و اثر اكل السمك في بطونهما - و لم ادر بذلك من شدة ما كنت فيه من الكرب و التعب - و قد ارتميت في الجزيرة و انا مثل الميت - و غبت عن وجودي و غرقت في دهشتي . و لم ازل على هذه الحالة الى ثاني يوم و قد طلعت الشمس عليّ و انتبهت في الجزيرة فوجدت رجلي قد ورمتا - فصرت حزيناً على ما انا فيه - فتارة أزحف و تارة احبي على ركبي . و كان في الجزيرة فواكه كثيرة و عيون ماء عذب - فصرت آكل من تلك الفواكه . و لم ازل على هذه الحالة مدة ايام و ليالي - فانتعشت نفسي و ردت لي روحي - و قويت حركتي - و صرت اتفكر و امشي في جانب الجزيرة - و اتفرج بين الاشجار على ما خلق الله تعالى - و قد عملت لي عكّازاً من تلك الاشجار أتوكّأ عليه . و لم ازل على هذه الحالة الى ان تمشيت يوماً من الايام في جانب الجزيرة - فلاح لي شبح من بعد - فظننت انه وحش او انه دابة من دواب البحر - فتمشيت الى نحوه و لم ازل اتفرج عليه - و اذا هو فرس عظيم المنظر مربوط في جانب الجزيرة على شاطئ البحر. فدنوت منه - فصرخ عليّ صرخة عظيمة - فارتعبت منه و اردت ان ارجع - و اذا برجل خرج من تحت الارض - و صاح عليّ و تبعني - و قال لي من انت و من اين جئت - و ما سبب وصولك الى هذا المكان - فقلت له يا سيدي اعلم اني رجل غريب و كنت في مركب - فغرقت انا و بعض ممن كان فيها - فرزقني الله بقصعة خشب فركبتها - و عامت بي الى ان رمتني الامواج في هذه الجزيرة - فلما سمع كلامي امسكني من يدي - و قال لي امش معي - فسرت معه - فنزل بي في سرداب تحت الارض - و دخل بي الى قاعة كبيرة تحت الارض - و اجلسني في صدر تلك القاعة - و جاء لي بشيء من الطعام - و انا كنت جائعاً فاكلت حتى شبعت و اكتفيت و ارتاحت نفسي

ثم انه سألني عن حالي و ما جرى لي - فاخبرته بجميع ما كان من امرى من المبتدأ الى المنتهى - فتعجب من قصتي . فلما فرغت من حكايتي قلت - بالله عليك يا سيدي لا تؤاخذني فانا قد اخبرتك بحقيقة حالي و ما جرى لي - و انا اشتهي منك ان تخبرني من انت و ما سبب جلوسك في هذه القاعة التي تحت الارض - و ما سبب ربطك هذه الفرس على جانب البحر . فقال لي اعلم اننا جماعة متفرقون في هذه الجزيرة على جوانبها - و نحن سياس الملك المهرجان - و تحت ايدينا جميع خيوله - فعند ذلك جلس الرجل قليلا و اذا هو باصحابه قد جاءه - و مع كل واحد فرس يقودها - فنظروني عنده فسألوني عن امرى - فاخبرتهم بما حكيته له و قربوا مني و مدوا السماط و اكلو و عزموا عليّ فاكلت معهم - ثم انهم قاموا و ركبوا الخيول و اخذوني معهم و اركبوني على ظهر فرس و سافرنا . و لم نزل سائرين الى ان وصلنا الى مدينة الملك المهرجان - و قد دخلوا عليه و اعلموه بقصتي فطلبني . فادخلوني عليه و اوقفوني بين يديه - فسلمت عليه - فرد عليّ السلام و رحب بي و حياني باكرام و سألني عن حالي . فاخبرته بجميع ما حصل لي و بكل ما رأيته من المبتدأ الى المنتهى . فعند ذلك تعجب مما وقع لي و ما جرى لي و قال لي يا ولدي و الله لقد حصل لك مزيد السلامة - و لولا طول عمرك ما نجوت من هذه الشدائد - و لكن الحمد لله على السلامة . ثم انه احسن اليّ و اكرمني و قربني اليه و صار يؤانسني بالكلام و الملاطفة - و جعلني عنده عاملا على مينا البحر و كاتبا على كل مركب عبرت الى البر - و صرت واقفا عنده لاقضي له مصالحه - و هو يحسن اليّ و ينفعني من كل جانب - و قد كساني كسوة مليحة فاخرة - و صرت مقدما عنده في الشفاعات و قضاء مصالح الناس - و لم ازل عنده مدة طويلة - و انا كلما اشق على جانب البحر أسال التجار المسافرين و البحريين عن ناحية مدينة بغداد - لعل احد يخبرني عنها - فاروح معه اليها و اعود الى بلادي -

فلم يعرفها احدا و لم يعرف من يروح اليها - و قد تحيرت من ذلك و سئمت من طول الغربة . و لم ازل على هذه الحالة مدة من الزمان الى ان جئت يوما من الايام - و دخلت على الملك المهرجان - فوجدت عنده جماعة من الهنود - فسلمت عليهم - فردوا عليّ السلام و رحبوا بي و قد سألوني عن بلادي . و ادرك شهرزاد الصباح - فسكتت عن الكلام المباح *

(فلما كانت الليلة الحادية و الاربعون بعد الخمسمائة) قالت بلغني ايها الملك السعيد - ان السندباد البحري قال : لما سألتهم عن بلاد هم ذكروا لي انهم اجناس مختلفة - فمنهم الشاكرية و هم اشرف اجناسهم لا يظلمون احدا و لا يقهرونه - و منهم جماعة تسمى البراهمة - و هم قوم لا يشربون الخمر ابدا - و انما هم اصحاب حظ و صفاء و لهو و طرب و جمال و خيول و مواش . و اعلموني ان صنف الهنود يفترق على اثنتين و سبعين فرقة . فتعجبت من ذلك غاية العجب - و رأيت في مملكة المهرجان جزيرة من جملة الجزائر يقال لها كابل - يسمع فيها ضرب الدفوف و الطبول طول الليل - و قد اخبرنا اصحاب الجزائر و المسافرون - بانهم اصحاب الجد و الرأى . و رأيت في ذلك البحر سمكة طولها مائتا ذراع - و رأيت ايضاً سمكا وجهه مثل وجه البوم - و رأيت في تلك السفرة كثيرا من العجائب و الغرائب مما لو حكيته لكم لطال شرحه . و لم ازل اتفرج على تلك الجزائر و ما فيها الى ان وقفت يوما من الايام على جانب البحر و في يدي عكاز على جري عادتي - و اذا بمركب كبيرة قد اقبلت - و فيها تجار كثيرة - فلما وصلت الى مينا المدينة و فرضتها طوى الرئيس قلوعها و ارساها على البر و مد السقالة - و اطلع البحرية جميع ما كان في تلك المركب الى البر - و ابطؤوا في تطليعه و انا واقف اكتب عليهم . فقلت لصاحب المركب هل بقي في مركبك شيء - فقال نعم يا سيدي معي بضائع في بطن المركب و لكن صاحبها غرق منا في البحر في بعض الجزائر - و نحن قادمون في البحر و صارت بضائعه

معنا وديعة - فغرضنا اننا نبيعها و نأخذ عنها بثمنها - لاجل ان نوصله الى اهله في مدينة بغداد دار السلام . فقلت للرئيس ما يكون اسم ذلك الرجل صاحب البضائع . فقال اسمه السندباد البحري - و قد غرق منا في البحر . فلما سمعت كلامه حققت النظر فيه فعرفته - و صرخت عليه صرخة عظيمة - و قلت يا رئيس اعلم اني انا صاحب البضائع الذي ذكرتها - و انا السندباد البحري الذي نزلت من المركب في الجزيرة مع جملة من نزل من التجار - و لما تحركت السمكة التي كنا عليها و صحت انت علينا طلع من طلع و غرق الباقي - و كنت انا من جملة من غرق - و لكن الله تعالى سلمني و نجاني من الغرق بقصعة كبيرة من القصع التي كان الركاب يغلسون فيها - فركبتها و صرت ارفص برجلي - و ساعدني الريح و الموج الى ان وصلت الى هذه الجزيرة فطلعت فيها - و اعانني الله تعالى - و اجتمعت بسياس الملك المهرجان - فحملوني معهم الى ان أتوا بي الى هذه المدينة - و ادخلوني عند الملك المهرجان . فاخبرته بقصتي - فانعم عليّ و جعلني كاتبا على مينا هذه المدينة - فصرت انتفع بخدمته - و صار لي عنده قبول - و هذه البضائع التي معك بضائعي و رزقي . و ادرك شهرزاد الصباح - فسكتت عن الكلام المباح

(فلما كانت الليلة الثانيه و الاربعون بعد الخمسمائة) قالت بلغني ايها الملك السعيد - ان السندباد البحري حين قال للرئيس - هذه البضائع التي معك بضائعي و رزقي - قال الرئيس لا حول و لا قوة الا بالله العلي العظيم - ما بقي لاحد امانة و لا ذمة - قال فقلت له يا رئيس ما سبب ذلك و انت سمعتني اخبرتك بقصتي - فقال الرئيس لانك سمعتني اقول ان معي بضائع صاحبها غرق فتريد انك تأخذها بلا حق - و هذا حرام عليك فاننا رأيناه لما غرق - و كان معه جماعة من الركاب كثيرون - و ما نجا منهم احد - فكيف تدعي انك انت صاحب البضائع . فقلت له يا رئيس اسمع قصتي و افهم كلامي يظهر لك صدقي - فان الكذب سيمة المنافقين - ثم اني حكيت

للرئيس جميع ما كان مني من حين خرجت معه من مدينة بغداد الى ان وصلنا تلك الجزيرة التي غرقنا فيها - و اخبرته ببعض احوال جرت بيني و بينه - فعند ذلك تحقق الرئيس و التجار صدقي - فعرفوني و هنوني بالسلامة - و قالوا جميعا و الله ما كنا نصدق بانك نجوت من الغرق - و لكن رزقك الله عمرا جديدا . ثم انهم اعطوني البضائع فوجدت اسمي مكتوبا عليها - و لم ينقص منها شي ففتحتها و اخرجت منها شيئا نفيسا غالي الثمن - و حملته معي بحرية المركب - و طلعت به الى الملك على سبيل الهدية - و اعلمت الملك بان هذه المركب التي كنت فيها - و اخبرته ان بضائعي وصلت اليّ بالتمام و الكمال - و ان هذه الهدية منها . فتعجب الملك ذلك الامر غاية العجب - و ظهر له صدقي في جميع ما قلته - و قد احبني محبة شديدة و اكرمني اكراما زائدا - و وهب لي شيئاً كثيرا في نظير هديتي - ثم بعت حمولي و ما كان معي من البضائع - و كسبت فيها شيئاً كثيرا - و اشتريت بضاعة و اسبابا و متاعا من تلك المدينة و لما اراد تجار المركب السفر شحنت جميع ما كان معي في المركب - و دخلت عند الملك و شكرته على فضله و احسانه - ثم استأذنته في السفر الى بلادي و اهلي - فودعني و اعطاني شيئاً كثيرا - عند سفري من متاع تلك المدينة - فودعته و نزلت المركب و سافرنا باذن الله تعالى - و خدمنا السعد و ساعدتنا المقادير . و لم نزل مسافرين ليلا و نهارا - الى ان وصلنا بالسلامة الى مدينة البصرة - و طلعنا فيها فاقمنا بها زمنا قليلا - و قد فرحت بسلامتي و عودي الى بلادي - و بعد ذلك توجهت الى مدينة بغداد دار السلام - و معي من الحمول و المتاع و الاسباب شي كثير - له قيمة عظيمة - ثم جئت الى حارتي و دخلت بيتي - و قد جاء جميع اهلي و اصحابي - ثم اني اشتريت لي خدماً و حشماً و مماليك و سراري و عبيدا حتى صار عندي شي كثير - و اشتريت لي دوراً و اماكن و عقارا اكثر من الاول - ثم اني عاشرت الاصحاب و رافقت الخلان - و صرت اكثر مما كنت

عليه فى الزمن الاول - و نسيت جميع ما كنت قاسيت من التعب و الغربة و المشقة و اهوال السفر - و اشتغلت باللذات و المسرات و المآكل الطيبة و المشارب النفيسة . و لم ازل على هذه الحالة . و هذا ما كان من اول سفراتي و فى غد ان شاء الله تعالى احكي لكم الحكاية الثانية من السبع السفرات . ثم ان السندباد البحري عشّى السندباد البري عنده و امر له بمائة مثقال ذهبا - و قال له آنستنا في هذا النهار . فشكره الحمال و اخذ منه ما وهبه له و انصرف الى حال سبيله - و هو متفكر فيما يقع و ما يجري للناس و يتعجب غاية العجب - و نام تلك الليلة في منزله . و لما اصبح الصباح جاء الى بيت السندباد البحري - و دخل عنده فرحب به و اكرمه و اجلسه عنده . و لما حضر بقية اصحابه قدم لهم الطعام و الشراب - و قد صفا لهم الوقت و حصل لهم الطرب . فبدأ السندباد البحري بالكلام - و قال اعلموا يا اخواني اني كنت في الرّعيش و اصفى سرور على ما تقدم ذكره لكم بالامس . و ادرك شهرزاد الصباح فسكتت عن الكلام المباح *

الحكايت الثانية من حكايات السندباد البحري - و هي السفرة الثانية

(فلما كانت الليلة الثالثة و الاربعون بعد الخمسمائة) قالت بلغني ايها الملك السعيد - ان السندباد البحري لما اجتمع عنده اصحابه قال لهم اني كنت في الرّعيش الى ان خطر ببالي يوماً من الايام السفر الى بلاد الناس - و اشتاقت نفسي الى التجارة و التفرج فى البلدان و الجزائر و اكتساب المعاش . فهممت في ذلك الامر و اخرجت من مالي شيئا كثيراً اشتريت به بضائع و اسباباً تصلح للسفر و حزمتها - و جئت الى الساحل - فوجدت مركباً مليحة جديدة و لها قلع قماش مليح - و هي كثيرة الرجال زائدة العدة - و انزلت حمولي فيها انا و جماعة من التجار - و قد سافرنا في ذلك النهار و طاب لنا السفر .

و لم نزل من بحر الى بحر و من جزيرة الى جزيرة - و كل محل رسونا عليه نقابل التجار و ارباب الدولة و البائعين و المشتريين - و نبيع و نشتري و نقابض بالبضائع فيه . و لم نزل على هذه الحالة الى ان القتنا المقادير على جزيرة مليحة كثيرة الاشجار - يانعة الاثمار - فائحة الازهار - مترنمة الاطيار - صافية الانهار - و لكن ليس بها ديار - و لا نافخ نار - فارسى بنا الرئيس على تلك الجزيرة - و قد طلع التجار و الركاب الى تلك الجزيرة - فيتفرجون على ما بها من الاشجار و الاطيار - و يسبحون الله الواحد القهار - و يتعجبون من قدرة الملك الجبار . فعند ذلك طلعت الى الجزيرة مع جملة من طلع - و جلست على عين ماء صاف بين الاشجار - و كان معي شيء من المآكل - فجلست في هذا المكان آكل ما قسم الله تعالى لي - و قد طاب لى النسيم بذلك المكان و صفا لى الوقت - فاخذتني سنة من النوم - فارتحت في ذلك المكان و قد استغرقت فى النوم - و تلذذت بذلك النسيم الطيب و الروائح الذكية . ثم اني قمت فلم اجد في ذلك المكان انسياً و لا جنياً - و قد سارت المركب بالركاب و لم يتذكرني منهم احد - لا من التجار و لا من البحرية - فتركوني فى الجزيرة - و قد التفت فيها يميناً و شمالا - فلم اجد بها احداً غيري - فحصل عندي قهر شديد ما عليه من مزيد - و كادت مرارتي تنفقع من شدة ما انا فيه من الغم و الحزن و التعب - و لم يكن معي شيء من الدنيا و لا من المأكل و لا من المشرب - و صرت وحيداً و قد تعبت في نفسي و أيست من الحياة - و قلت ما كل مرة تسلم الجرة - فان كنت سلمت فى المرة الاولى - و لقيت من اخذني معه من الجزيرة الى العمران - ففي هذه المرة هيهات هيهات ان كنت اجد من يوصلني الى بلاد العمار . ثم اني صرت ابكي و انوح على نفسي - حتى تملكني القهر و لمت نفسي على ما فعلته و على ما شرعت فيه من امر السفر و التعب من بعد ما كنت مقيماً مرتاحاً في دياري و بلادي و انا مبسوط و متهن بماكول طيب و مشروب طيب و ملبوس طيب - و ما كنت محتاجاً شيئاً من المال و لا من البضائع - و صرت اتندم على خروجي

من مدينة بغداد و سفري في البحر من بعد ما قاسيت التعب في السفرة الاولى - و اشرفت على الهلاك - و قلت انا لله و انّا اليه راجعون - و صرت في حيز المجانين . و بعد ذلك قمت على حيلي و تمشيت في الجزيرة يمينا و شمالا و صرت لا استطيع لجلوس في محل واحد . ثم اني صعدت على شجرة عالية - و صرت انظر من فوقها يميناً و شمالا فلم ار غير سماء و ماء و اشجار و اطيار و جزائر و رمال - ثم حققت النظر فلاح لي في الجزيرة شبح ابيض عظيم الخلقة . فنزلت من فوق الشجرة و قصدته و صرت إمشي الى ناحيته - و لم ازل سائراً الى ان وصلت اليه - و اذا بقبة كبيرة بيضاء شاهقة في العلو كبيرة الدائرة - فدنوت منها و درت حولها . فلم اجد لها باباً و لم اجد لي قوة و لا حركة الى الصعود عليها من شدة النعومة - فعلمت مكان وقوفي و درت حول القبة اقيس دائرها فاذا هو خمسون خطوة وافية - فصرت متفكراً في الحيلة الموصلة الى دخولها - و قد قرب زوال النهار و غروب الشمس - و اذا بالشمس قد خفيت - و الجوّ قد اظلم و احتجبت الشمس عني - فظننت انه جاء على الشمس غمامة - و كان ذلك في زمن الصيف - فتعجبتُ و رفعت رأسي و تاملت في ذلك . فرأيت طيراً عظيم الخلقة كبير الجثة عريض الاجنحة طائراً في الجوّ - و هو الذي غطى عين الشمس و حجبها عن الجزيرة - فازددت من ذلك عجباً - ثم اني تذكرت حكاية . و ادرك شهرزاد الصباح - فسكتت عن الكلام المباح *

(فلما كانت الليلة الرابعة و الاربعون بعد الخمسمائة) قالت بلغني ايها الملك السعيد - ان السندباد البحري لما زاد تعجبه من الطائر الذي رآه في الجزيرة - تذكر حكاية اخبره بها قديما اهل السياحة و المسافرون . و هي ان في بعض الجزائر طيرا عظيم الخلقة يقال له الرخ يزق اولاده بالافيال . فتحققت ان القبة التي رأيتها انما هي بيضة من بيض الرخ - ثم اني تعجبت من خلق الله تعالى . فبينما انا على هذه الحالة - و اذا بذلك الطائر نزل على تلك القبة و حضنها بجناحيه و مد رجليه من خلفه على الارض و نام عليها

فسبحان من لا ينام . فعند ذلك قمت و فككت عمامتي من فوق رأسي و ثنيتها و فتلتها حتى صارت مثل الحبـــل - و تحزمت بها و شددت وسطي و ربطت نفسي في رجلي ذلك الطائر و شددتها شداً وثيقاً - و قلت في نفسي لعل هذا يوصلني الى بلاد المدن و العمار - و يكون ذلك احسن من جلوسي في هذه الجزيرة - و بت تلك الليلة ساهراً خوفاً من ان انام فيطير بي على حين غفلة . فلما طلع الفجر و بان الصباح قام الطائر من على بيضته و صاح صيحة عظيمة - و ارتفع بي الى الجو حتى ظننت انه وصل الى عنان السماء - و بعد ذلك تنازل بي حتى نزل على الارض - و حط على مكان مرتفع عال . فلما وصلت الارض اسرعت و فككت الرباط من رجليه و انا خائف منه و لم يحس بي - و بعد ما فككت عمامتي منه و خلصتها من رجليه - و انا انتفض - مشيت في ذلك المكان . ثم انه اخذ شيأ من على وجه الارض في مخالبه و طار الى عنان السماء - فتاملته فاذا هو حية عظيمة الخلقة كبيرة الجسم قد اخذها و ذهب بها الى البحر - فتعجبت من ذلك . ثم اني تمشيت في ذلك المكان فوجدت نفسي في مكان عال و تحته واد كبير واسع عميق - و بجانبه جبل عظيم شاهق فى العلو - لا يقدر احد ان يرى اعلاه من فرط علوه و ليس لاحد قدرة على الطلوع فوقه . فلمت نفسي على ما فعلته - و قلت يا ليتني مكثت فى الجزيرة فانها احسن من هذا المكان القفر - لان الجزيرة كان يوجد فيها شيء آكله من اصناف الفواكه و اشرب من انهارها - و هذا المكان ليس فيه اشجار و لا اثمار و لا انهار . فلا حول و لا قوة الا بالله العلي العظيم - انا كلما اخلص من مصيبة اقع فيما هو اعظم منها و اشد . ثم اني قمت و قويت نفسي و مشيت في ذلك الوادي - فرأيت ارضه من حجر الالماس الذي يثقبون به المعادن و الجواهر و يثقبون به الصيني و الجزع - و هو حجر صلب يابس لا يعمل فيه الحديد و لا الصخر - و لا احد يقدر ان يقطع منه شيئاً - و لا ان يكسره الا بحجر الرصاص . و كل ذلك الوادي

حيات و افاعٍ - كل واحدة مثل النخلة - و من عظم خلقتها لوجاوها فيل لابتلعته - و تلك الحيات يظهرن فى اليل و يختفين فى النهار خوفا من طير الرخ و النسر ان يختطفها و يقطعهـــا - و لا ادري ما سبب ذلك - فاقمت بذلك الوادي و انا متندم على ما فعلته - و قلت، في نفسي - و الله اني قد عجلت بالهلاك عليَّ نفسي و قد ولى النهار علي - فصرت امشي في ذلك الوادي و التفت على محل ابيت فيه و انا خائف من تلك الحيات - و نسيت، اكلي و شربي و معاشي و اشتغلت بنفسي. فلاح لي مغارة بالقرب مني فمشيت فوجدت بابها ضيقا فدخلتها - و نظرت الى حجر كبير عند بابها - فدفعته و سددت به باب تلك المغارة و انا داخلها - و قلت في نفسي قد امنت لما دخلت في هذا المكان - و ان طلع عليَّ النهار اطلع و انظر ما تفعل القدرة . ثم التفت في داخل المغارة فرأيت حية عظيمة نائمة في صدر المغارة على بيضها - فاقشعر بدني و اقمت رأسي و سلمت امري للقضاء و القـــدر - و بت ساهرا طول الليل الى ان طلع الفجر و لاح - فازحت الحجر الذي سددت به باب المغارة - و خرجت منها و انا مثل السكران دائخ من شدة السهر و الجوع و الخوف - و تمشيت فى الوادي . فبينما انا على هذه الحالة و اذا بذبيحة عظيمة قد سقطت قدامي - و لم اجد احدا فتعجبت من ذلك غاية العجب - و تفكرت حكاية اسمعها من قديم الزمان من بعض التجار و المسافرين و اهل السياحة - ان في جبال حجر الالماس الاهوال العظيمة و لا يقدر احد ان يسلك اليه : و لكن التجار الذين يجلبونه يعملون حيلة فى الوصول اليه و يأخذون الشاة من الغنم و يذبحونها و يسلخونها و يشرحون لحمها - و يرمونه من اعلى ذلك الجبل الى ارض الوادي - فتنزل و هي طرية فيلتصق بها شي من هذه الحجارة ثم تتركها التجار الى نصف النهار - فتنزل الطيور من النسور و الرخم الى ذلك اللحم - و تاخذه في مخالبها - و تصعد الى أعلى الجبل - فتأتيها التجار و تصيح عليها فتطير من عند ذلك اللحم - ثم تتقدم التجار الى ذلك

اللحم و تخلص منه الحجارة اللاصقة به - و يتركون اللحم للطيور و الوحوش و يحملون الحجارة الى بلادهم - و لا احد يقـــدر ان يتوصل الى مجيء حجر الالماس الا بهذه الحيلة . و ادرك شهرزاد الصباح فسكتت عن الكلام المباح *

(فلما كانت الليلة الخامسة و الاربعون بعد الخمسمائة) قالت بلغني ايها الملك السعيد - ان السندباد البحري صار يحكي لاصحابه جميع ما حصل له في جبل الالماس و يخبرهم ان التجار لا يقدرون على مجيء شيء منه الا بحيلة مثل الذي ذكره . ثم قال : فلما نظرت الى تلك الذبيحة و تذكرت هذه الحكاية قمت و جئت عند الذبيحة - فنقيت من هذه الحجارة شيئاً كثيرا - و ادخلته في جيبي و بين ثيابي - و صرت انقي و ادخل في جيوبي و حزامي و عمامتي و بين حوائجي - فبينما انا على هذه الحالة و اذا بذبيحة كبيرة - فربطت نفسي عليها بعمامتي و نمت على ظهري و جعلتها على صدري و انا قابض عليها - فصارت عالية على الارض - و اذا بنسر نزل على تلك الذبيحة - و قبض عليها بمخالبه - و اقلع بها الى الجو - و انا معلق بها - و لم يزل طائر الى ان صعد بها الى اعلى الجبل - و حط بها - و اراد ان ينهش منها - و اذا بضجّة عظيمة عالية من خلف ذلك النسر - و شيء يخبط بالخشب على ذلك الجبل . فجفل النسر و خاف و طار الى الجو . ففككت نفسي من الذبيحة - و قد تلوثت ثيابي من دمها و وقفت بجانبها - و اذا بذلك التاجر الذي صاح على النسر تقدم الى الذبيحة . فرآني واقفا فلم يكلمني - و قد فزع مني و ارتعب - و أتي الذبيحة و قلبها - فلم يجد فيها شيئاً فصاح صيحة عظيمة - و قال و اخيبتاه - لا حول و لا قوة الا بالله - نعوذ بالله من الشيطان الرجيم . و هو يتندم و يخبط كفاً على كف - و يقول واحسرتاه اي شيء هذا الحال . فتقدمت اليه - فقال لي من انت - و ما سبب مجيئك الى هذا المكان . فقلت له لا تخف و لا تخش - فاني انسي من خيار الانس - و كنت تاجرا - و لي حكاية عظيمة و قصة غريبة - و سبب وصولي الى هذا الجبل

و هذا الوادي حكاية عجيبة فلا تخف فلك ما يسرك مني - و انا معي شيء كثير من حجر الالماس فاعطيك منه شيئاً يكفيك - و كل قطعة معي احسن من كل شيء يأتيك فلا تجزع و لا تخف . فعند ذلك شكرني الرجل و دعا لي و تحدث معي - و اذا بالتجار سمعوا كلامي مع رفيقهم - فجاؤا اليّ - و كان كل تاجر رمى ذبيحته . فلما قدموا علينا سلموا عليّ - و هنوني بالسلامة - و اخذوني معهم - و اعلمتهم بجميع قصتي - و ما قاسيته في سفرتي - و اخبرتهم - بسبب وصولي الى هذا الوادي . ثم اني اعطيت لصاحب الذبيحة التي تعلقت فيها شيئاً كثيرا مما كان معي . ففرح بي و دعا لي و شكرني على ذلك - و قال لي التجار و الله انه قد كتب لك عمر جديد - فما احد وصل الى هذا المكان قبلك و نجا منه - و لكن الحمد لله على سلامتك - و باتوا في مكان مليح و امان - و بت عندهم - و انا فرحان غاية الفرح بسلامتي و نجاتي من وادي الحيات - و وصولي الى بلاد العمار . و لما طلع النهار قمنا و سرنا على ذلك الجبل العظيم - و سرنا ننظر في ذلك الوادي حيات كثيرة - و لم نزل سائرين الى ان اتينا بستاناً في جزيرة عظيمة مليحة - و فيها شجر الكافور كل شجرة منه يستظل تحتها مائة انسان - و اذا اراد احد ان يأخذ منه شيئاً يثقب من اعلى الشجرة ثقباً بشيء طويل - و يتلقي ما ينزل منه - فيسيل منه ماء الكافور و يعقد مثل الصمغ - و هو عسل ذلك الشجر - و بعد ذلك تيبس الشجرة - و تصير حطباً . و في تلك الجزيرة صنف من الوحوش يقال له الكركدن - يرعي فيها رعياً مثل ما يرعى البقر و الجاموس في بلادنا - و لكن جسم ذلك الوحوش اكبر من جسم الجمل - و يأكل العلف و هو دابة عظيمة لها قرن واحد غليظ في وسط رأسها - طوله قدر عشرة اذرع و فيه صورة انسان . و في تلك الجزيرة شيء من صنف البقر - و قد قال لنا البحريون المسافرون و اهل السياحة في الجبل و الاراضي - ان هذا الوحش المسمى بالكركدن - يحمل الفيل الكبير على قرنه - و يرعى به في الجزيرة و السواحل - و لم يشعر به - و يموت الفيل على

قرنه - و يسيح دهنه من حر الشمس على رأسه - و يدخل في عينيه فيعمي - فيرقد في جانب السواحل - فيجي له طير الرخ فيحمله في مخالبه - و يروح به عند اولاده - و يرزقهم به و بما على قرنه . و قد رأيت في تلك الجزيرة شيئاً كثيراً من صنف الجاموس ليس له عندنا نظير. و في ذلك الوادي شي كثير من حجر الالماس الذي حملته معي - و خبأته في جيبي - و قابضوني عليه ببضائع و متاع من عندهم - و حملوها لي معهم - و اعطوني دراهم و دنانير. و لم ازل سائراً معهم - و انا اتفرج على بلاد الناس - و على ما خلق الله من واد الى واد و من مدينة الى مدينة - و نحن نبيع و نشتري - الى ان وصلنا الى مدينة البصرة و اقمنا بها اياماً قلائل - ثم جئت الى مدينة بغداد . و ادرك شهرزاد الصباح - فسكتت عن كلام المباح *

(فلما كانت الليلة السادسة و الاربعون بعد الخمسمائة) قالت بلغني ايها الملك السعيد - ان السندباد البحري لما رجع من غيبته - و دخل مدينة بغداد دار السلام - و جاء الى حارته و دخل داره - و معه من صنف حجر الماس شي كثير - و معه مال و متاع و بضائع لها صورة . و قد اجتمع باهله و اقاربه - ثم تصدق و وهب و اعطى و هادى جميع اهله و اصحابه - و صار يأكل طيباً و يشرب طيباً و يلبس لبساً مليحاً - و يعاشر و يرافق - و نسي جميع ما قاساه . و لم يزل في عيش هني و صفاء خاطر و انشراح صدر و لعب و طرب - و صار كل من سمع بقدومه يجي اليه - و يسأله عن حال السفر و احوال البلاد . فيخبره و يحكي له ما لقيه و ما قاساه - فيتعجب من شدة ما قاساه - و يهنيه بالسلامة . و هذا آخر ما جرى لي - و ما اتفق لي فى السفرة الثانية . ثم قال لهم و في غد ان شاء الله تعالى احكي لكم حال السفرة الثالثة . فلما فرغ السندباد البحري من حكايته للسندباد البري - تعجبوا من ذلك و تعشوا عنده - و امر للسندباد بمائة مثقال ذهباً - فاخذها و توجه الى حال سبيله و هو يتعجب مما قاساه السندباد البحري - و شكره و دعا له في بيته . و لما اصبح الصباح - و اضاء بنوره و لاح - قام السندباد الحمال و صلّى الصبح - وجاء الى بيت السندباد البحري كما امره - و دخل اليه و صبح عليه - فرحب به

و جلس معه حتى اتاه باقي اصحابه و جماعته - فاكلوا و شربوا و استلذوا و طربوا و انشرحوا *

(فلما كانت الليلة السادسة و الاربعون بعد المائة) قالت بلغني ايها الملك السعيد انه كان في قديم الزمان و سالف العصر و الاوان طاؤس ياوي الى جانب البحر مع زوجته و كان ذلك الموضع كثير السباع و فيه من سائر الوحوش غير انه كثير الاشجار و الانهار و ذلك الطاؤس هو و زوجته ياويان الى شجرة من تلك الاشجار ليلا من خوفهما من الوحوش و يغدوان في طلب الرزق نهارا و لم يزالا كذلك حتى كثر خوفهما فسارا يبغيان موضعا غير موضعهما يأويان اليه فبينما هما يفتشان على موضع اذ ظهرت لهما جزيرة كثيرة الاشجار و الانهار فنزلا في تلك الجزيرة و اكلا من اثمارها و شربا من انهارها فبينما هما كذلك و اذا ببطة اقبلت عليهما و هي في شدة الفزع و لم تزل تسعى حتى اتت الى الشجرة التي عليها الطاؤس هو و زوجته فاطمأنت فلم يشك الطاؤس في ان تلك البطة لها حكاية عجيبة فسألها عن حالها و عن سبب خوفها فقالت انني مريضة من الحزن و خوفي من ابن آدم فالحذر ثم الحذر من بني آدم - فقال لها الطاؤس لا تخافي حيث وصلت الينا فقالت البطة الحمد لله الذي فرج عني همي و غمي بقربكما و قد اتيت راغبة في مودتكما - فلما فرغت من كلامها نزلت اليها زوجة الطاؤس و قالت لها اهلا و سهلا و مرحبا لا باس عليك و من اين يصل الينا ابن آدم و نحن في تلك الجزيرة التي هي في وسط البحر فمن البر لا يقدر ان يصل الينا و من البحر لا يمكن ان يطلع علينا فابشري و حدثينا بالذي نزل بك و اعتراك من بني آدم فقالت البطة اعلمي ايتها الطاؤسة انني في هذه الجزيرة طول عمري آمنة لا ارى مكروها فنمت ليلة من الليالي فرأيت في منامي صورة ابن آدم و هو يخاطبني و اخاطبه و سمعت قائلا يقول ايتها البطة احذري من ابن آدم و لا تغتري بكلامه و لا بما يدخله عليك فانه كثير الحيل و الخداع فالحذر كل الحذر من مكره فانه مخادع ماكر كما قال فيه الشاعر *

يعطيك من طرف اللسان حلاوة　　و يروغ منك كما يروغ الثعلب

و اعلمي ان ابن آدم يحتال على الحيتان فيخرجها من البحار و يرمى الطير ببندقة من طين و يوقع الفيل بمكره و ابن آدم لا يسلم احد من شره و لا ينجو منه طير و لا وحش و قد بلغتك ما سمعته عن ابن آدم فاستيقظت من منامي خائفة مرعوبة و انا الى الان لا ينشرح صدري خوفاً على نفسي من ابن آدم لئلا يدهمني بحيلته و يصيدني بحبائله و لم يأت علي آخر النهار الا و قد ضعفت قوتي و بطلت همتي ثم اني اشتقت الى الاكل و الشرب فخرجت اتمشي و خاطري مكدر و قلبي مقبوض فلما وصلت الى ذلک الجبل وجدت على باب مغارة شبلا اصفر اللون فلما رآني ذلک الشبل فرح بي فرحاً شديداً و اعجبه لوني و كوني لطيفة الذات فصاح عليَّ و قال لي اقربي مني فلما قربت منه قال لي ما اسمک و ما جنسک فقلت له اسمي بطة و انا من جنس الطيور ثم قلت له ما سبب قعودک الى هذا الوقت في هذا المكان - فقال الشبل سبب ذلک ان والدي الاسد له ايام و هو يحذرني من ابن آدم فاتفق انني رأيت في هذه الليلة في منامي صورة ابن آدم ثم ان الشبل حكى لي نظير ما حكيته لک - فلما سمعت كلامه قلت له يا اسد اني قد لجأت اليک في ان تقتل ابن آدم و تحزم رايک في قتله فاني اخاف على نفسي منه خوفاً شديداً و ازددت خوفاً على خوفي من خوفک من ابن آدم مع انک سلطان الوحوش و ما زلت يا اختي احذر الشبل من ابن آدم و اوصيه بقتله حتى قام من وقته و ساعته من المكان الذي كان فيه و تمشي و تمشيت وراءه فرفع بذنبه على ظهره و لم يزل يتمشي و انا امشي وراءه الى مفرق الطريق فوجدنا غبرة طارت و بعد ذلک انكشفت الغبره فبان من تحتها حمار شارد عريان و هو تارة يقمص و يجري و تارة يتمرغ - فلما رآه الاسد صاح عليه فاتى اليه خاضعا فقال له ايها الحيوان الخريف العقل ما جنسک و ما سبب قدومک الى هذا المكان - فقال له يا ابن السلطان انا جنسي حمار و سبب قدومي الى هذا المكان هروبي من ابن آدم - فقال له الشبل و هل انت خائف

من ابن آدم ان يقتلك - فقال له الحمار لا يا ابن السلطان و انما خوفي ان يعمل حيلة عليَّ و يركبني لان عنده شيئاً يسميه البرذعة فيجعلها على ظهري - و شيئاً يسميه الحزام فيشده على بطني - و شيئاً يسميه الطفر فيجعله تحت ذنبي و شيئاً يسميه اللجام فيجعله في فمي و يعمل لي منخاسا ينخسني به و يكلفني ما لا اطيق من الجري و اذا عثرت لعنني و اذا نهقت شتمني و بعد ذلك اذا كبرت و لم اقدر على الجرى يجعل لي رحلا من الخشب و يسلمني الى السقائين فيحملون الماء على ظهري من البحر في القرب و نحوها كالجرار و لا ازال في ذل و هوان و تعب حتى اموت فيرمونني فوق التلال للكلاب فاي شيء اكبر من هذا الهم و اي مصيبة اكبر من هذه المصائب فلما سمعتُ ايتها الطاؤسة كلام الحمار اقشعر جسدي من ابن آدم و قلتُ للشبل يا سيدي ان الحمار معذور و قد زادني كلامه رعبا على رعبي - فقال الشبل للحمار الى اين انت سائر - فقال له الحمار اني نظرت ابن آدم قبل اشراق الشمس من بعيد ففررت هربا منه و ها انا اريد ان انطلق و لم ازل اجري من شدة خوفي منه فعسى اجد لي موضعا ياويني من ابن آدم الغدار - فبينما ذلك الحمار يتحدث مع الشبل ذلك الكلام و هو يريد ان يودعنا و يروح اذ ظهـــرت لنا غبرة فنهق الحمار و صاح و نظـــر بعينه الى ناحية الغبـــرة و ضرط ضراطا عاليا و بعد ساعة انكشفت الغبرة عن فرس ادهم بغرة كالدرهم و ذلك الفرس ظريف الغرة مليح التحجيل حسن القوائم و الصهيل و لم يزل يجري حتى وقف بين يدي الشبل ابن الاسد فلما رآه الشبل استعظمه و قال له ما جنسك ايها الوحش الجليل و ما سبب شرودك في هذا البر العريض الطويل فقال يا سيد الوحوش انا فرس من جنس الخيل و سبب شرودي هروبي من ابن آدم فتعجب الشبل من كلام الفرس و قال لا تقل هذا الكلام فانه عيب عليك و انت طويل غليظ و كيف تخاف من ابن آدم مع عظم جثتك و سرعة جريك و انا مع صغر جسمي قد عزمت على ان التقي مع ابن آدم فابطش به و اكل لحمه و اسكن روع هذه المسكينة و اقرها في وطنها و ها انت لما اتيت في هذه

الساعة قطعت قلبي بكلامک و ارجعتني عما اردت ان افعله فاذا كنت انت
مع عظمک قد قهرک ابن آدم و لم يخف من طولک و عرضک مع انک
لو رفسته برجلک لقتلته و لم يقدر عليک بل تسقيه كاس الردى فضحک الفرس
لما سمع كلام الشبل و قال هيهات هيهات ان اغلبه يا ابن الملک فلا يغرک
طولي و لا عرضي و لا ضخامتي مع ابن آدم لانه من شدة حيله و مكره يصنع لي
شيئاً يقال له الشكال و يضع في اربعة قوائمي شكالين من حبال الليف الملفوفة
باللباد و يصلبني من رأسي في وتد عال و ابقى واقفا و انا مصلوب لا اقدر
اقعد و لا انام و اذا اراد ان يركبني يعمل لي شيئاً في رجليه من الحديد اسمه الركاب
و يضع على ظهري شيئاً يسميه السرج و يشده لحزامين من تحت ابطي و يضع
في فمي شيئاً من حديد يسميه اللجام و يضع فيه شيئاً من الجلد يسميه الصرع
فاذا ركب فوق ظهري على السرج يمسک الصرع بيده و يقودني به و يهمزني
بالركاب في خواصري حتى يدميها و لا تسأل يا ابن لسلطان عن ما اقاسيه من
ابن آدم فاذا كبرت وانتحل ظهري و لم اقدر على سرعة الجري يبيعني للطحان
ليدورني في الطاحون فلا ازال دائرا فيها ليلا و نهارا الى ان اهرم فيبيعني للجزار
فيذبحني و يسلخ جلدي و ينتف ذنبي و يبيعهما للغرابلي و المناخلي و يسلي
شحمي - فلما سمع الشبل كلام الفرس ازداد غيظاً و غماً و قال له متى فارقت
ابن آدم قال فارقته نصف النهار و هو في اثري فبينما الشبل يتحدث مع الفرس
في هذا الكلام و اذا بغبرة ثارت و بعد ذلک انكشفت الغبرة و بان من تحتها جمل
هائج و هو يبعبع و يخبط برجليه في الارض و لم يزل يفعل كذلک حتى وصل الينا -
فلما رآه الشبل كبيرا غليظاً ظن انه ابن آدم فاراد الوثوب عليه فقلت له يا ابن السلطان
ان هذا ما هو ابن آدم و انما هو جمل و كانه هارب من ابن آدم فبينما انا
مع الشبل في هذا الكلام و اذا بالجمل تقدم بين ايادي الشبل و سلم عليه
فردّ عليه السلام و قال له ما سبب مجيئک الى هذا المكان قال جئت هاربا
من ابن آدم فقال له الشبل و انت مع عظم خلقتک و طولک و عرضک

كيف تخاف من ابن آدم و لو رفسته برجلك رفسة لقتلته - فقال له الجمل
يا ابن السلطان اعلم ان ابن آدم له دواء لا تطاق و ما يغلبه الا الموت لانه يصنع
في انفي خيطا و يسميه خزاما و يجعل في رأسي مقودا و يسلمني الى اصغر
اولاده فيجرني الولد الصغير بالخيط مع كبري و عظمي و يحملونني اثقل الاحمال
و يسافرون بالاسفار الطوال و يستعملونني في الاشغال الشاقة آناء الليل و اطراف النهار
و اذا كبرت وشخت او انكسرت فلم يحفظ صحبتي بل يبيعني المجزار فيذبحني
و يبيع جلدي للدباغين و لحمي للطابخين و لا تسأل عما اقاسي من ابن آدم
فقال له الشبل اي وقت فارقت ابن آدم فقال فارقته وقت الغروب و اظنه
يأتي عند انصرافي فلا يجدني فيسعي في طلبي فدعني يا ابن السلطان حتى
اهيج في البراري و القفار فقال الشبل تمهل قليلا يا جمل حتى نظر كيف
افترسه و اطعمك من لحمه و اهشم عظمه و اشرب من دمه فقال له الجمل
يا ابن السلطان انا خائف عليك فانه مخادع ماكر - فبينما الجمل يتحدث
مع الشبل في هذا الكلام و اذا بغبرة طلعت و بعد ساعة انكشفت عن شيخ
قصير دقيق البشرة على كتفه مقطف فيه عدة نجار و على رأسه شعبة و ثمانية الواح
و بيده اطفال صغار و هو يهرول في مشيه و ما زال يمشي حتى قرب من
الشبل فلما رأيته وقعت من شدة الخوف و اما الشبل فانه قام و تمشي اليه
و لاقاه فلما وصل اليه ضحك النجار في وجهه و قال بلسان فصيح ايها الملك
الجليل صاحب الباع الطويل اسعد الله مساءك و مسعاك و زاد في شجاعتك
و قواك اجرني مما دهاني و بشره زماني لاني ما وجدت لي نصيرا غيرك
ثم ان النجار وقف بين يدي الاسد و بكى و اشتكى - فلما سمع الشبل
بكاءه و شكواه قال له اجرتك مما تخشاه فمن الذي قد ظلمك و ما تكون
ايها الوحش الذي ما رأيت عمري مثلك و لا احسن صورة و افصح لسانا منك
فما شأنك فقال له النجار يا سيد الوحوش اما انا فنجار و اما الذي ظلمني
فانه ابن آدم و في صباح هذه الليلة يكون عندك في هذا المكان - فلما

سمع الشبل من النجار هذا الكلام تبدل الضياء في وجهه بالظلام و شخر و نخر
و رمت عنياه بالشرر و صاح و قال لاسهرن في هذه الليلة الى الصباح و لا ارجع
الى والدي حتى ابلغ مقصدي ثم ان الشبل التفت الى النجار و قال له
اني اری خطواتک قصيرة و لا اقدر ان اكسر بخاطرک لاني ذو مروة و اظن انک
لا تقدر ان تماشى الوحوش فاخبرني الى اين تذهب فقال له النجار اعلم انني
رائح الى وزير والدک الفهد لانه لما بلغه ان ابن آدم داس هذه الارض خاف على
نفسه خوفاً عظيماً و ارسل الي رسولا من الوحوش لاصنع له بيتاً يسكن فيه
و ياوي اليه و يمنع عنه عدوه حتى لا يصل اليه احد من بني آدم فلما جاءني
الرسول اخذت هذه الالواح و توجهت اليه فلما سمع الشبل كلام النجار اخذه
الحسد للفهد فقال له بحياتي لابد ان تصنع لي هذه الالواح بيتاً قبل ان تصنع
للفهد بيته و اذا فرغت من شغلي فامض الى الفهد و اصنع له ما يريد فلما
سمع النجار من الشبل هذا الكلام قال له يا سيد الوحوش ما اقدر ان اصنع لک
شيئا الا اذا صنعت للفهد ما يريد ثم اجيء الى خدمتک و اصنع لک بيتاً
يحصنک من عدوک فقال له الشبل و الله ما اخليک تروح من هذا المكان
حتى تصنع لي هذه الالواح بيتاً ثم ان الشبل هم على النجار و وثب عليه
و اراد ان يمزح معه فلطشه بيده فرمى المقطف من على كتفه و وقع النجار
مغشيا عليه فضحک الشبل عليه و قال له ويلک يا نجار انک ضعيف و ما لک قوة
فانت معذور اذا خفت من ابن آدم فلما وقع النجار على ظهره اغتاظ غيظا
شديدا و لكنه كتم ذلک عن الشبل من خوفه منه ثم قعد النجار و ضحک في وجه
الشبل و قال له ها انا اصنع لک البيت ثم ان النجار تناول الالواح التي كانت معه
و سمر البيت و جعله مثل القالب على قياس الشبل و خلى بابه مفتوحاً لانه جعله
على صورة صندوق و فتح له طاقة كبيرة و جعل لها غطاء كبيراً و ثقب فيها ثقبا كثيرة
و اخرج منها مسامير مطرفة و قال للشبل ادخل في هذا البيت من هذه الطاقة
حتى اقيسه عليک ففرح الشبل بذلک و اتى تلک الطاقة فرآها ضيقة فقال له

النجار ادخل و ابرک علی یدیک و رجلیک ففعل الشبل ذلک و دخل الصندوق
و بقی ذنبه خارجا في آخره ثم اراد الشبل ان یتاخر الی ورائه و یخرج فقال له
النجار امهل حتی انظر هل یسع ذنبک معک ام لا فامتثل الشبل امره ثم
ان النجار لف ذنب الشبل و حشاه فی الصندوق و رد اللوح علی الطاقة سریعا و سمره
فصاح الشبل قائلا یا نجار ما هذا البیت الضیق الذي صنعته لي دعني اخرج
منه فقال له النجار هیهات هیهات لا ینفع الندم علی ما فات انک لا تخرج
من هذا المکان ثم ضحک النجار و قال للشبـــل انک وقعت فی القفص
و ما بقي لک خلاص من ضیق الاقفاص یا اخبث الوحوش فقال له یا اخي
ما هذا الخطاب الذي تخاطبني به فقال له النجار اعلم یا کلب البر انک قد وقعت
فیما کنت تخاف منه و قد رماک القدر و لم ینفعک الحذر - فلما سمع الشبل
کلامه علم انه ابن آدم الذي حذره منه ابوه فی الیقظة و الهاتف فی المنام
و تحققت انه هو بلاشک و لا ریب فخفت منه علی نفسي خوفاً عظیماً و بعدت
عنه قلیلا و صرت انتظر ماذا یفعل بالشبل فرأیت ابن آدم حفر حفرة في هذا
المکان بالقرب من الصندوق الذي فیه الشبل و رماه في تلک الحفرة و القی
علیه الحطب و احرقه بالنار فکبر خوفي و لي یومان هاربة من ابن آدم
و خائفة منه *

[قد تم انتخاب الف لیلة و لیلة]

*

من تاريخ الرُسُل و الملوك لابي جعفر محمد بن جرير الطبري

و قد حدّثنا ابن حميد قال حدثني مهران عن ابي سنان عن ابي بكر قال جاء اليهود الى النّبي صلعم فقالوا يا محمّد اَخْبِرْنا مَا خلق الله من الخلق في هٰذه ٱلاَيَّام السِّتَّةِ - فقال خَلَقَ ٱلاَرْضَ في يَوْمِ ٱلاَحدِ وَ الاِثنين - وَ خَلَقَ ٱلجِبَالَ يوم الثّلثاء - و خَلَقَ ٱلمَدَائن وَ ٱلاَقْوات و الاَنْهار و عمرانها و خرابها يوم ٱلاَرْبعاء - وَ خَلَقَ السَّمٰوت وَ ٱلمَلائكة يوم ٱلخَمِيْس الى ثلث ساعات بقين من يوم الجمعة - و خَلَقَ في اَوّل الثَّلٰثِ سَاعات ٱلآجَالِ - و فى الثّانية الآفة - و فى الثالثة آدم *

حدّثني تميم قال حدثنا اسحاق عن ابن عباس قال انّ الله تعالى خَلَقَ مواضِع ٱلاَنْهار و الشّجر يوم ٱلاَربعاء - وَ خَلَقَ الطَّيْر و الوحْش و الهوامّ و السباع يوم ٱلخَمِيْس - وَ خَلَقَ الاِنسان يوم الجمعة - ففرغ من خلق كل شيءٍ يوم الجمعة *

القول فى الليـــل و النَّهار ايُّهما خُلق قبل صاحبه و في بدء خلق الشمس و القمر و صفتهما اذ كانت الازمنة بهما تعرف

قد قلنا في خلق الله عزّ ذكره ما خلق من الاشياء قبل خلقه ٱلاَوْقات و ٱلاَزمنةِ و بيّنّا اَنَّ ٱلاَوْقات وَ ٱلاَزْمنة اِنّما هي ساعات الليل و النَّهار و انَّ ذلك انّما هو قطع الشّمس وَ ٱلقمر درجات الفلك فلنقـــل ٱلآن بَايِّ ذلك كان

الابتداء باللّيل امْ بالنّهارِ اذ كان الاختلاف في ذلك موجوداً بين ذوي النّظر فيه بانّ بعضهم يقول فيه خلق الله اللّيل قبل النهار و ليستشهد على حقيقة قوله فذلك بانّ الشّمس اذا غابت و ذهبْ ضَوْءها الذي هو نهار هجم الليل بظلامه فكان معلوماً بذلك اَنَّ الضّياء هو المتورد على الليل و انَّ اللّيل ان لم يبطله النّهار المتورّد عليه هو الثابت فكان بذلك من امرهما دلالةٌ على اَنَّ اللّيل هو الاوّل خلقاً و اَنَّ الشَّمَس هُو الآخر منهما خلقاً و هذا قول يروي عن ابن عبّاس *

حدثني موسى بن هارون قال حدثنا عن ابن مسعود و عن ناس من اصحاب النّبي صلّعم - فلمّا بلغ الحين الّذي اراد الله عزّ و جلّ انْ ينفخ فيه الروح قال للملائكةِ اذا نفختُ فيه من رُوحِيْ فاسْجُدوا له فَلَمَّا نَفَخَ فيه الرُّوح فدخل الرُّوح في رأسه عطس - فقالت الملائكةُ قل الْحَمْدُ لله فقال الْحَمْدُ لله - فقال الله عزّ و جلَّ رحمك رَبُّك - فَلَمَّا دخل الروح في عينيه نظَر الى ثمار الجنّة - فَلَمَّا دخل الروح في جوفه اشتَهى الطّعام فوثب قبل انْ تبلغ الروح رجليه عجلان الى ثمار الجنّة فذلك حين يقول خُلِقَ الْانْسانَ مِنْ عجل - فسجدَ الْمَلائكة كلّهم اَجْمعُونْ اِلاّ اِبْليس ابى اَنْ يكون مع السَّاجِدِيْنَ - ابى و اسْتَكْبَرَ و كان من الكافرين - فقال الله له مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتك لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيّ - قال انا خيرٌ مِنْهُ لم اَكُنْ لِاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَه من طين - قال الله له اُخْرُج مِنْها فَمَا يكون لك يعني ما ينبغي لك اَنْ تتكبّر فِيْها فَاخْرُجْ اِنّك مِنَ الصَّاغرين - و الصّغار الذُّلّ *

حدَّثنا ابو كريب قال حدثنا عن ابن عبَّاس قال عَلَّم الله تعالى آدم الْاَسْمَاء كلّها وَهِيَ هٰذه الْاَسْمَاء الّتِيْ يَتَعارفُ بها النّاس - اِنْسانٌ - و دابّةٌ - و ارضٌ - و سَهْلٌ - و بحرٌ - و جَبَلٌ - و حِمارٌ - و اشْباهُ ذلك مِنَ الْاُمَمِ وغيرها *

بسم الله الرحمن الرحيم

من محمد النبيّ رسول الله الى خالد بن الوليد سلام عليك فانّي احمد الله اليك الذي لا اله الاّ هو

امّا بعد فانّ كتابك جاءني مع رسلك بخبر انّ بني الحارث قد أسلموا قبل أن يقاتلوا و أجابوا الى ما دعوتهم اليه من الاسلام و شهادة أن لا اله إلاّ الله وحده لا شريك له و أنّ محمّداً عبده و رسوله - و انّ قد هداهم الله بهداه فبشّرهم و أنذرهم و أقبل و ليقبل معك وفدهم - و السلام عليك و رحمة الله و بركاته *

فاقبل خالد بن وليد الى رسول الله صلّعم و اقبل معه وفد بلحارث - فيهم قيس و يزيد بن عبد المدان - و يزيد و عبد الله و شداد و عمرو فلمّا قدموا على رسول الله صلّعم فرآهم قال من هؤلاء القوم الّذين كانّهم رجال الهند قيل يا رسول الله هؤلاء بنو الحارث - فلمّا وقفوا عند رسول الله صلّعم سلّموا عليه - فقالوا نشهد انك رسول الله و انْ لاّ إله إلاّ الله - فقال رسول الله و انا أشهد انْ لاّ إله إلاّ الله و إنّي رسول الله - ثمّ قال رسول الله صلّعم انتم الّذين اذا زجروا استقدموا فسكتوا فلم يراجعه منهم احدٌ ثمّ أعادها رسول الله صلّعم الثّانية فلم يراجعه منهم احدٌ ثمّ اعادها رسول الله الثّالثة فلم يراجعه منهم احدٌ - ثمّ اعادها رسول الله الرّابعة - فقال يزيد بن عبد المدان نعم يا رسول الله نحن الّذين اذا زُجرنا استقدمنا فقال لها اربع مرّات - فقال رسول الله صلّعم لو أنّ خالد بن الوليد لم يكتب اليّ فيكم أنّكم أسلمتم و لم نقاتلوا لألقيت رءوسكم تحت اقدامكم - فقال يزيد بن عبد المدان اما و الله يا رسول الله ما حمدناك و لا حمدنا خالداً فقال رسول الله فمن حمدتم قالوا حمدنا الله الذي هدانا بك - قال صدقتم - ثمّ قال رسول الله صلّعم بم كنتم تغلبون

من قاتلكم في الجاهليّة قالوا لم نكن نغلب احدا فقال رسول الله بلى قد كنتم تغلبون من قاتلكم - قالوا يا رسول الله كنّا نغلب من قاتلنا إنا كنّا بني عبيد و كنّا نجتمع و لا نتفرق و لا نبدأ احداً بظلم قال صدقتم - ثمّ امّر رسول الله على بلحارث بن كعب قيس بن الحصين - فرجع وفد بلحارث بن كعب الى قومهم في بقيّة شوّال او في صدر ذى القعدة فلم يمكثوا بعد ان قدموا الى قومهم الّا اربعة اشهر حتّى توفّى رسول الله صلعم *

ذكر فتح حمص

حكى الطبري عن سيف في كتابه عن ابي عثمان قال و لمّا بلغ هرقل الخبر بمقتل اهل المرج امر امير حمص بالسّير و المضيّ الى حمص و قال انّه بلغني انّ طعامهم لحوم الابل و شرابهم البانها و هذا الشّتاء فلا تقاتلوهم الّا في كلّ يوم بارد فانّه لا يبقى الى الصيف منهم احد هذا جلّ طعامه و شرابه و ارتحل من عسكره ذلك فاتي الرّهاء و اخذ عامله بحمص - و اقبل ابو عبيدة حتّى نزل على حمص - و اقبل خالد بعده حتّى ينزل عليها فكانوا يغادون المسلمين و يراوحونهم في كل يوم بارد و لقى المسلمون بها بردا شديدا و الروم حصاراً طويلاً فامّا المسلمون فصبروا و رابطوا و افرغ الله عليهم الصبر و اعقبهم النصر حتّى اضطرب الشّتاء و انّما تمسك القوم بالمدينة رجاء ان يهلكهم الشتاء

و عن ابن الزهراء القشيري عن رجل من قومه قال كان اهل حمص يتواصون فيما بينهم و يقولون تمسكوا فانّهم حفاة فاذا اصابهم البرد تقطعت اقدامهم مع ما يأكلون و يشربون فكانت الروم تراجع و قد سقطت اقدام بعضهم في خفافهم و انّ المسلمين في النعال ما اصيب اصبع احد منهم حتّى اذا انخنس الشتاء قام فيهم شيخ لهم يدعوهم الى مصالحة المسلمين قالوا كيف و الملك في سلطانه و عزّه ليس بيننا و بينهم شيء فتركهم و قام

فيهم آخر - فقال ذهب الشتاء و انقطع الرجاء فما تنظرون فقالوا البرسام فانما يسكن فى الشتاء و يظهر فى الصيف فقال ان هؤلاء قوم يعانون و لأن تأتوهم بعهد و ميثاق خير من ان تؤخذوا عنوة اجيبوني محمودين قبل ان تجيبوني مذمومين - فقالوا شيخ خرف و لا علم له بالحرب *

و عن اشياخ من غسان و بلقين قالوا اثاب الله المسلمين على صبرهم ايام حمص ان زلزل باهل حمص و ذلك ان المسلمين ناهدوهم فكبروا تكبيرة زلزلت معها الروم فى المدينة و تصدعت الحيطان ففزعوا الى رؤسائهم و الى ذوي رأيهم ممن كان يدعوهم الى المسالمة فلم يجيبوهم و اذلوهم بذلك ثم كبروا الثانية فتهافتت منها دور كثيرة و حيطان و فزعوا الى رؤسائهم و ذوي رأيهم فقالوا ألا ترون الى عذاب الله فاجابوهم لا يطلب الصلح غيركم فاشرفوا فنادوا الصلح الصلح و لا يشعر المسلمون بما حدث فيهم فاجابوهم و قبلوا منهم على انصاف دورهم و على ان يترك المسلمون اموال الروم و بنيانهم لا ينزلونه عليهم فتركوه لهم - فصالح بعضهم على صلح دمشق على دينار و طعام على كل جريب ابداً ايسروا او اعسروا و صالح بعضهم على قدر طاقته ان زاد ماله زيد عليه و ان نقص نقص و كذلك كان صلح دمشق و الأردن بعضهم على شي ان يسروا و ان اعسروا و بعضهم على قدر طاقته و ولوا معاملة ما جلا ملوكهم عنه - و بعث ابو عبيدة السمط بن الاسود في بني معاوية و الأشعث بن مئناس فى السكون معه ابن عابس و المقداد في بلي و بلالاً و خالدا فى الجيش و الصباح بن شتير و ذهيل ابن عطية و ذا شمستان فكانوا في قصبتها و اقام في عسكره و كتب الى عمر بالفتح و بعث بالاخماس مع عبد بن مسعود و قد وفد و اخبر خبر هرقل و انه عبر الماء الى الجزيرة فهو بالرهاء ينغمس احياناً و يطلع احياناً فقدم ابن مسعود على عمر فرده ثم بعثه بعد ذلك الى سعد بالكوفة - ثم كتب الى ابن عبيدة ان اقم في مدينتك و ادع اهل القوة و الجلد من عرب الشام فاني غير تارك البعثة اليك بمن يكانفك ان شاء الله تعالى *

و قيل في سنة تسع و اربعين وقع الطاعون بالكوفة - فهرب المغيّرة بن شعبة من الطاعون فلمّا أرتفع الطاعون قيل له لو رجعتَ الى الكوفة فقدمها فطُعِنَ فمات - و قد قيل مات المغيَّرة سنة خمسين - و ضمَّ معاوية الكوفة الى زياد فكان اوّل من جُمع له الكوفة و البصرة

و حجَّ بالنَّاس في هذه السنة سعيد بن العاص، و كانت الولاة و العمّال في هذه السنة الذين كانوا في السنة الّتي قبلها الّا عاملُ الكوفة فانَّ في تاريخ هلاك المغيَّرة اختلافاً - فقال بعض اهل السير كان هلاكه في سنة تسع و اربعين و قال بعضهم في سنة خمسين *

ذكر الخبر عن الوقت الذي قتل فيه عثمان رضه

اختُلف في ذلك بعد اجماع جميعهم على انَّه قُتل في ذى الحجَة - فقال بعضهم قُتِل لثماني عشرة ليلة خلت من ذى الحجَّة سنة ٣٦ من الهجرة - فقال الجمهور منهم قتل لثماني عشرة ليلة مضت من ذى الحجَّة سنة ٣٥ *

اختلف السلف قبلنا في ذلك فقال بعضهم كانت مدة ذلك اثنتين و ثمانين سنة *

و في سنة اربعين قُتل علي بن ابي طالب عم و اختلف في وقت قتله - فقال ابو معشر ما حدثني به احمد بن ثابت - قال حدثت عن اسحاق بن عيسى عن ابي معشر قال قتل عليّ في شهر رمضان يوم الجمعة لسبع عشرة خلت منه سنة اربعين *

و كذلك قال الواقدي حدثني بذلك الحارث عن ابي سعد عنه و اما ابو زيد فحَدَّثني عن عليّ بن محمد أنَّهُ قال قُتِل علي بن ابي طالب بالكوفة يوم الجمعة لاحدى عشرة - قال و يقال لثلث عشرة - بقيت من شهر رمضان سنة اربعين - قال و قد قيل في شهر ربيع الآخر سنة اربعين *

ذكر بعض سير الرشيد

ذكر العباس بن محمد عن ابيه عن العباس قال كان الرشيد يصلي في كل يوم مائة ركعة الى ان فارق الدنيا الا ان تعرض له علته و كان يتصدق من صلب ماله في كل يوم بالف درهم بعد زكاته و كان اذا حج حج معه مائة من الفقهاء و ابناءهم و اذا لم يحج احج ثلثمائة رجل بالنفقة السابغة و الكسوة الباهرة و كان يقتفى آثار المنصور و يطلب العمل بها الا في بذل المال فانه لم ير خليفة قبله كان اعطي منه للمال - ثم المأمون من بعده و كان لا يضيع عنده احسان محسن و لا يؤخر ذلك في اول ما يجب ثوابه و كان يحب الشعراء و الشعر و يميل الى اهل الادب و الفقه و يكره المراء في الدين و يقول هو شي لا نتيجة له و بالحرى الا يكون فيه ثواب و كان يحب المديح و لا سيما من شاعر فصيح و يشتريه بالثمن الغالي *

و ذكر ان الرشيد اعتل علة فعالجه الاطباء ولم يجد من علته افاقة فقال له ابو عمر الاعجمي بالهند طبيب يقال له منكه رايتهم يقدمونه على كل من بالهند و هو احد عبادهم و فلاسفتهم فلو بعث اليه امير المؤمنين لعل الله ان يبعث له الشفاء على يده قال فوجه الرشيد من حمله و وجه اليه بصلة تعينه على سفره قال فقدم فعالج الرشيد فبرئ من علته بعلاجه فاجرى له رزقا واسعاً و اموالا كافية فبينا منكه مار بالخلد اذا هو برجل من المائنين قد بسط كساءه و القى عليه عقاقير كثيرة و قام يصف دواء عنده معجونا فقال في صفته هذا دواء للحمى الدائمة و حمى الغب و حمى الربع و المثلثة و لوجع الظهر و الركبتين و البواسير و الرياح و لوجع المفاصل و وجع العينين و لوجع البطن و الصداع و الشقيقة و الفالج و الارتعاش فلم يدع علة في البدن الا ذكر ان ذلك الدواء شفاء منها فقال منكه لترجمانه ما يقول هذا فترجم له ما سمع فتبسم منكه و قال على كل حال ملك العرب جاهل و ذاك انه ان كان الامر على ما قال هذا فلم حملني من بلادي و قطعني عن اهلي و تكلف الغليظ من مؤنتي و هو يجد هذا نصب عينه و بازائه و ان كان الامر ليس كما يقول هذا فلم لا يقتله فان الشريعة

قد اباحت دمه و دم من اشبهه لانه ان قتل فانها هي نفس يحيي بقتلها خلق كثيرٌ و ان ترك هذا الجاهل قتل في كل يوم نفسا و بالحري ان يقتل اثنتين و ثلثا و اربعاً في كل يوم و هذا فساد في التدبير و وهن في المملكة *

ذكر الخبر عن سبب المرض الذي كانت في سنة ثماني عشرة و مائتين وفات المامون

ذكر عن سعيد العلّاف القاري قال ارسل اليّ المامون و هو ببلاد الروم و كان دخلها من طرسوس يوم الاربعاء لثلث عشرة بقيت من جمادي الاخرة فحملت اليه و هو في البُدَندون فكان يستقرئني فدعاني يوما فجئت فوجدته جالساً على شاطى البدندون و ابو اسحاق المعتصم جالس عن يمينه فامرني فجلست نحوه منه فاذا هو و ابو اسحاق مدلّيان ارجلهما في ماء البدندون فقال يا سعيد دلّ رجليك في هذا الماء و ذقه فهل رايت ماء قط اشد برداً و اعذب و اصفى صفاء منه ففعلت و قلت يا امير المؤمنين ما رأيت مثل هذا قط قال اي شيء يطيب ان يوكل و يشرب هذا الماء عليه فقلت امير المؤمنين اعلم فقال رطب الازاذ فبينا هو يقول هذا اذ سمع وقع لجم البريد فالتفت فنظر فاذا بغال من بغال البريد على اعجازها حقائب فيها الالطاف فقال لخادم له اذهب فانظر هل في هذه الالطاف رطب فان كان فيها رُطب فانظر فان كان آزاذاً فات به فجاء يسعى بسلّتين فيهما رطب آزاذ كانما جني من النخل تلك الساعة فاظهر شكر الله تعالى و كثر تعجبنا منه فقال ادن فكل فاكل هو و ابو اسحاق و اكلت معهما و شربنا جميعا من ذلك الماء فما قام منا احد الا و هو محموم فكانت منية المامون من تلك العلة و لم يزل المعتصم عليلاً حتى دخل العراق و لم ازل عليلا حتى كان قريباً و لما اشتدت بالمامون علته بعث الى ابنه العباس و هو يظن ان لن ياتيه فاتاه و هو شديد المرض متغير العقل و قد نفذت الكتبُ بما نفذت له في امر ابي اسحاق ابن الرشد فاقام العباس

عند ابيه اياماً و قد اوصى قبل ذلک الى اخيه ابي اسحاق و قيل لم يوص الا و العباس حاضر و القضاة و الفقهاء و القوّاد و الكتّاب و كانت وصيته هذا ما اشهد عليه عبد الله بن هارون امير المؤمنين بحضرة من حضره اشهدهم جميعا على نفسه انه يشهد و من حضره ان الله عز و جل وحده لا شريک له في ملكه و لا مدبر لامره غيره و انه خالق و ما سواه مخلوق و لا يخلو القرآن ان يكون شيئاً له مثل و لا شيء مثله تبارک و تعالى و ان الموت حقٌ و البعث حقٌ و الحساب حق و ثواب المحسن الجنة و عقـــاب المسيء النار و ان محمداً صلى الله عليه و سلم قد بلغ عن ربه شرائع دينه و ادّى نصيحته الى امته حتى قبضه الله اليه صلى الله عليه افضل صلاة صلاها على احد من ملائكته المقربين و انبيائه المرسلين و اني مقرّ مذنب ارجو و اخاف الّا اني اذا ذكرت عفو الله رجوت فاذا انا مت فرجهوني و غمّضوني و اسبغوا وضوئي و طهوري و اجيدوا كفني ثم اكثروا حمد الله على الاسلام و معرفة حقه عليكم في محمد اذ جعلنا من امته المرحومة ثم اضجعوني على سريري ثم عجلوا بى فاذا انتم وضعتموني للصلاة فليتقدم بها من هو اقربكم بي نسباً و اكبركم سناً فليكبر خمساً يبدأ فى الاولى فى اولها بالحمد لله و الثناء عليه و الصلوة على سيدي و سيد المرسلين جميعاً ثم الدعاء للمؤمنين و المؤمنات الاحياء منهم و الاموات ثم الدعاء للذين سبقونا بالايمان ثم ليكبر الرابعة فيحمد الله و يهلله و يكبره و يسلم في الخامسة ثم اقلوني فابلغوا بي حضرتي ثم لينزل اقربكم الى قرابة و اودّكم محبة و اكثروا من حمد الله و ذكره ثم ضعوني على شقى الايمن و استقبلوا في القبلة و حلوا كفني عن راسي و رجلي ثم سدّو اللحد باللبن و احثوا تراباً عليَّ و اخرجوا عني و خلوني و عملي فلكلكم لا يغني عني شيئاً و لا يدفع عني مكروها ثم قفوا باجمعكم فقولوا خيرا ان علمتم و امسكوا عن ذكر شر ان كنتم عرفتم فانى ماخوذ من بينكم بما تقولون و ما تلفظون به و لا تدعوا باكية عندي فان المعول عليه يعذّب رحم الله امرء اتعظ و فكّر فيما حتم الله على

جميع خلقه من الفناء و قضى عليهم من الموت الذي لابد منه فالحمد لله الذي
توحد بالبقاء و قضى على جميع خلقه من الفناء ثم لينظر ما كنت فيه من
عز الخلافة هل اغني ذلك عني شيئا اذ جاء امر الله لا و الله و لكن اضعف علي
به الحساب فيا ليت عبد الله بن هارون لم يكن بشرا بل ليته لم يكن خلقا
يا ابا اسحاق ادن مني و اتعظ بما ترى و خذ بسيرة اخيك في القرآن و اعمل
في الخلافة اذا طوقكها الله عمل المريد لله الخائف من عقابه و عذابة
و لا تغتر بالله و مهلته فكان قد نزل بك الموت و لا تغفل امر الرعية الرعية
الرعية العوام العوام فان الملك بهم و بتعهدك المسلمين و المنفعة لهم الله الله
فيهم و في غيرهم من المسلمين و لا ينهين اليك امر فيه صلاح للمسلمين
و منفعة لهم الا قدمته و آثرته على غيره من هواك و خذ من اقويائهم لضعفائهم
و لا تحمل عليهم في شيء و انصف بعضهم من بعض بالحق بينهم و قربهم
و تأنهم و عجل الرحلة عني و القدوم الى دار ملكك بالعراق و انظر هؤلاء
القوم الذين انت بساحتهم فلا تغفل عنهم في كل وقت و الخرمية فأغزهم
ذا حزامة و صرامة و جلد و اكنفه بالاموال و السلاح و الجنود من الفرسان و الرجالة
فان طالت مدتهم فتجرد لهم بمن معك من انصارك و اوليائك و اعمل
في ذلك عمل مقدم النية فيه راجياً ثواب الله عليه - و اعلم ان العظة
اذا طالت اوجبت على السامع لها و الموصي بها الحجة فاتق الله في امرك
كله و لا تفتن - ثم دعا ابا اسحاق بعد ساعة حين اشتد به الوجع و احس بمجيء
امر الله فقال له يا ابا اسحاق عليك عهد الله و ميثاقه و ذمة رسول الله صلى الله
عليه و سلم لتقومن بحق الله في عباده و لتؤثرن طاعته على معصيته
اذ انا نقلتها من غيرك اليك - قال اللهم نعم قال فانظر من كنت تسمعني
اقدمه على لساني فاضعف له التقدمة عبد الله بن طاهر اقره على عمله
و لا تهجه فقد عرفت الذي سلف منكما ايام حياتي و بحضرتي استعطفه بقلبك
و خصه ببرك فقد عرفت بلاؤه و غناؤه عن اخيك و اسحاق ابن ابراهيم فاشركه

في ذلك فانّه اهل له و اهل بيتك فقد علمت انه لا بقية فيهم و ان كان بعضهم بظهر الصيانة لنفسه عبد الوهاب عليك به من بين اهلك فقدمه عليهم و صير امرهم اليه و ابو عبد الله بن ابي داؤد فلا يفارقك و اشركه في المشورة في كل امرك فانه موضع لذلك منك و لا تتخذن بعدي وزيرا تلقي اليه شيئا فقد علمت ما نكبني به يحيى بن اكثم في معاملة الناس و خبث سيرته حتى ابان الله ذلك منه في صحة مني فصرت الى مفارقته قاليا له غير راض بماضع في اموال الله و صدقاته لاجزاه الله عن الاسلام خيراً و هؤلاء بنو عمك من ولد امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضه فاحسن صحبتهم و تجاوز عن مسيئهم و اقبل من محسنهم و صلاتهم فلا تغفلها في كل سنة عند محلها فان حقوقهم تجب من وجوه شتّى اتقوا الله ربكم حقّ تقاته و لا تموتنّ الاّ و انتم مسلمون - اتقوا الله و اعلموا له اتقو الله في اموركم كلها استودعكم الله و نفسي و استغفر الله ممّا سلف و استغفر الله ممّا كان مني انه كان غفارا فانه ليعلم كيف ندمي على ذنوبي فعليه توكلت من عظيمها و اليه انيب و لا قوة الا بالله حسبي الله و نعم الوكيل و صلى الله على محمد نبي الهدى و الرحمة *

و في سنة ست و سبعين امر عبد الملك بن مروان بنقش الدنانير و الدراهم - ذكر الواقدي ان سعد بن راشد حدثه عن صالح بن كيسان بذلك قال و حدثني ابن الزناد عن ابيه ان عبد الملك ضرب الدراهم و الدنانير و هو اول من احدث ضربها قال و حدثني خالد بن ابي ربيعة عن ابي هلال عن ابيه قال كانت مثاقيل الجاهلية التي ضرب عليها عبد الملك اثنين و عشرين قيراطا الاّ حبّة و كان العشرة وزن سبعة *

و في سنة ثمانين جاء فيما حدثت عن ابن سعد عن محمد ابن عمر الواقدي سيل بمكة ذهب بالحجّاج فغرقت بيوت مكة فسمي ذلك العام عام الجحاف لان ذلك

السيل جحف كل شيء مرّبه - قال محمد بن عمر حدثني محمد ابن رفاعة عن ابيه عن جده قال جاء السيل حتى ذهب بالحجاج ببطن مكة فسمي لذلك عام الجحاف و لقد رأيت الابل عليها الحمولة و الرجال و النساء يمرّبهم ما لا حد فيهم حيلة و إني لانظر الى الماء قد بلغ الركن و جاوزه - و في هذه السنة كان بالبصرة طاعون الجارف فيما زعم الواقدي ؛

سنة

فصل نذكر فيه الكتّاب من بدء امر الاسلام

روي هشام و غيره ان اول من كتب من العرب حرب بن اميّة ابن عبد شمس بالعربية و ان اول من كتب بالفارسية بيوراسب و كان في زمان ادريس - و كان اول من صنّف طبقات الكتّاب و بيّن منازلهم لهراسب بن كاوغان بن كيموس - و حكى ان ابرويز قال لكاتبه انما الكلام اربعة اقسام - سؤالك بالشيء - و سؤالك عن الشيء - و امرك بالشيء - و خبرك عن الشيء - فهذه دعائم المقولات ان التمس لها خامس لم يوجد و ان نقص منها رابع لم تتم فاذا طلبت فاسجح و اذا سالت فاوضح و اذا امرت فاحتم و اذا اخبرت فحقق *

و قال ابو موسى الاشعري اول من قال اما بعد داؤد و هي فصل الخطاب ذكره الله عنه - و قال الهيثم بن عديّ اول من قال اما بعد قُسُّ بن ساعدة الايادي *

اسماء من كتب للنبي صلعم - علي بن ابي ابن طالب و عثمان بن عفان كانا يكتبان الوحي فان غابا كتبه ابي بن كعب و زيد بن ثابت و كان خالد ابن سعيد بن العاص و معاوية بن ابي سفيان يكتبان بين يديه في حوائجه - و كان عبد الله بن الارقم بن عبد يغوث و العلاء ابن عقبة يكتبان بين القوم في حوائجهم و كان عبد الله بن الارقم ربّما كتب الى الملوك عن النبي صلّعم *

[تم الانتخاب من التاريخ الطبري]

Calcutta:—Printed at the Baptist Mission Press.